ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
★★★★★
مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
ڈپٹی ایڈیٹر
غضنفر محمد کھیتران
03136823946
masaelqta@gmail.com
www.weeklymasaelquetta.com
جلد نمبر 23 | 22 اپریل تا 28 اپریل 2020ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر 16

# نقل و حرکت محدود رکھنے میں ہی بچاؤ ہے ندا کاظمی

انٹرویو: اسرار کھیتران اور محمد عرفان

## اس مشکل وقت میں صحافیوں کی اعلیٰ خدمات کو سراہتے ہیں، اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ سٹی کا خصوصی انٹرویو

### لاک ڈاؤن کے دوران گھروں میں رہنے کو ترجیح دیں غیر ضروری طور پر باہر نکلنے سے اجتناب کریں اور حکومتی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیں، عوام الناس سے اپیل

کرونا وائرس کی روک تھام و تدارک سے بلوچستان سمیت ملک بھر میں اٹھائے گئے حفاظتی اقدامات سے عوام کو وقتی طور پر تکالیف ضرور درپیش آئیں گی تاہم اس کے سوا اس موذی وباء کا پھیلاؤ روکنا ناممکن ہے وطن عزیز پر آئے ہوئے اس مشکل وقت میں جو بھی عوام کی خدمت میں پیش پیش رہے گا اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا حکومت اپنے وسائل میں رہتے ہوئے کام کررہی ہے تاہم ترقی یافتہ ممالک کے تجربات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وباء کی روک تھام کا انحصار عوام پر ہے کچھ ایام کے لیے گھروں میں رہنا اس دنیا سے رخصت ہونے یا آئی سی یو میں رہنے سے بہتر ہے اللہ رب الکریم کی رحمت، عوام کے تعاون و حفاظتی تدابیر اختیار کر کے ہی اس وباء پر قابو پانے میں کامیاب ہوجائیں گے اس مشکل گھڑی میں حسب روایت سول انتظامیہ کی مدد و معاونت میں پیش پیش رہیں تاکہ مل جل کر اس وباء اور مشکل وقت سے چھٹکارا پالیا جائیں۔ جیسا کہ اس وقت ہمارے ہیروز جن میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس، صحافی، لیویز، پولیس اور ضلعی انتظامیہ کا کردار قابل ستائش ہے اور ان کے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا جنہوں نے اپنی زندگی خطرے میں ڈال کر دوسروں کی خدمت کو زیادہ ترجیح دی، ان میں سے ایک شخصیت اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ سٹی سیدہ ندا کاظمی کا بھی ہے جو کہ ایک لائق، فرض شناس اور اپنی ڈیوٹی سے پیار کرنی والی ایماندار اور ایکٹیو آفیسر ہیں اور اس موجودہ صورتحال میں کورونا وائرس کے باعث لاک ڈاؤن میں فرنٹ لائن پر ہے

اس سلسلے میں ہمارے نمائندوں نے ان سے بات چیت کی۔ جو پیش خدمت ہے۔۔۔۔۔۔۔!

اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ سٹی سیدہ ندا کاظمی نے کہا ہے کہ کرونا وائرس ایک جنگ ہے اس وباء کیخلاف جنگ میں ہم سب کو ملکر کردار ادا کرنا ہوگا، پولیس، لیویز، ڈاکٹرز اور صحافی حضرات اس جنگ میں لیڈ پر ہیں لاک ڈاؤن کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بھرپور ایکشن لیا جارہا ہے صحافیوں کی اعلیٰ خدمات کو اس مشکل وقت میں سراہتے ہیں ان خیالات کا اظہار اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ سٹی سیدہ ندا کاظمی نے ہمارے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ کورونا وائرس سے بچنے کا واحد طریقہ گھروں میں رہ کر اپنے آپ کو اور اپنے خاندان سمیت پورے عوام کو اس موذی وباء سے بچا جاسکتا ہے، کرونا سے نمٹنے کیلئے تمام دستیاب وسائل کو بروئے کار لانے کی بھرپور کوششیں کررہے ہیں انہوں نے کہا لاک ڈاؤن پر عمل کرنا سب کے مفاد میں سودمند ثابت ہوگا کوئٹہ کے عوام کو کسی کے رحم و کرم پہ ہرگز نہیں چھوڑا جائیگا عوام کو تنگی اور مشکل کی اس گھڑی میں بے یارومددگار نہیں چھوڑیں گے کیونکہ اس وقت دنیا بھر کے ممالک کورونا وائرس کی لپیٹ میں ہے دنیا بھر میں اس وقت کرونا وائرس کے باعث ہزاروں لوگ لقمہ اجل بنیں جبکہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور بروقت علاج معالجے کے باعث لاکھوں لوگ کورونا وائرس سے صحت یاب بھی ہوئے ہیں، دنیا کے لوگوں نے کورونا وائرس سے بچاؤں کے بنیادی اصولوں پر عمل کیا جس کے بعد وہ صحت یاب ہوکر اپنے گھروں کو چلے گئے انہوں نے کہا کہ کورونا وائرس نے اس وقت پوری دنیا کو متاثر کیا ہوا ہے۔ جس کے بعد ابھی تک دنیا بھر میں اس سے کئی متاثرہ افراد زندگی اور موت کی کشمکش میں جتلا ہیں، اسسٹنٹ کمشنر سیدہ ندا کاظمی کا کہنا تھا کہ سب سے زیادہ ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرکے خود پر یقین کرنے میں اس بیماری سے نجات حاصل کرسکتے ہیں اگر انسان اپنے دماغ میں اس بات کو بیٹھا لے کہ اسے کچھ نہیں ہوگا تو یقیناً اسے کچھ نہیں ہوگا لاک ڈاؤن ہمارے مفاد میں ہے اور ہماری زندگی کی تحفظ کیلئے ہے ہم نے اس سے قبل بھی ہرآفت و مصیبتوں کا مقابلہ کیا ہے انہوں نے کہا اس مشکل وقت کی گھڑی میں تاجر تنظیموں اور کوئٹہ کے عوام کا تعاون ہمارے لئے کامیابی کا باعث بنے گا ہم اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کے مفادات میں اس طرح کے اقدام اٹھارہے ہیں ہمیں بخوبی علم ہے کہ غریب طبقہ کاروباری حضرات اس لاک ڈاون سے انتہائی متاثر ہورہے ہیں مگر ہم آپ کی زندگیاں بچانے کیلئے اس چیز کو اہمیت دے رہے ہیں انہوں نے کہا ہم نے باقاعدہ دکان داروں اور ریڑھی والوں کو نمبر وائس ٹائم الاٹ کیا ہوا ہے اور ہمیں امید ہیں کہ کوئٹہ کے ہر طبقہ وفکر زندگی سے وابستہ لوگ ضلعی انتظامیہ کیساتھ مکمل تعاون کرینگے۔

خواتین بچوں معمر افراد سمیت ہر طبقے کو حکومت اور فلاحی تنظیموں کا ساتھ دینا ہوگا تاکہ مشکل کی اس گھڑی میں سفید پوش طبقہ اور دیہاڑی دار مزدور اور حقیقی ضرورت مند لوگ مشکل میں مبتلا نہ ہوں جتنا ہو سکے اس بیماری کیخلاف آواز بلند کی جائے اور شہری زیادہ سے زیادہ اپنے ضرورت مندوں کی مدد کریں اور بجائے روڈوں پہ کھڑے لوگوں کی مدد کریں جو حقیقی طور پر انکی امداد کے منتظر ہیں۔

اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ ندا کاظمی نے کہا ہے کہ کورونا وائرس جان لیوا نہیں بلکہ خطرناک اور ایک مہلک بیماری ہے جس نے پوری دنیا کو لپیٹ میں لے لیا بلوچستان کے عوام وباء سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر اور سنجیدگی اختیار کریں تاکہ آنیوالی وقت میں ان پر قابو پایا جاسکے تاجر برادری ذخیرہ اندوزی کرنیوالوں کو خود بے نقاب کریں کیونکہ یہ وقت رقم کمانے کا نہیں بلکہ ساتھ دینے کا ہے انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے کوئٹہ شہر میں ذخیرہ اندوزوں اور گرانفروشوں کیخلاف بھرپور کریک ڈاون جاری ہے جبکہ دوسری جانب لاک ڈاون کی خلاف کرنیوالوں کیخلاف بھی بھرپور کارروائی کی جارہی ہے عوام اس سلسلے میں ضلعی انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں اور خاص کر ذخیرہ اندوزی کرنیوالے اس مکروہ دھندے سے باز آجائیں اور عوام کیلئے مشکلات پیدا کرنے کی بجائے آسانیاں پیدا کی جائے کیونکہ یہ وقت رقم بٹورنے کا نہیں بلکہ عوام کا ساتھ دینے کا ہے انہوں نے کہا کہ کورونا ایک مہلک اور خطرناک بیماری ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور پاکستان میں بھی اس بیماری نے تباہی مچادی ہے ہمیں چاہیے کہ ہم احتیاط کرے ایک دوسرے سے گلے ملنے اور ہاتھ ملانے سے گریز کریں اور ہینڈ سینی ٹائزر نہیں ہے تو بار بار صابن سے ہاتھ دھوئیں اگر ہم نے اس پر عمل کیا تو آنیوالے وقت میں ہم اس بیماری کو شکست دے سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ بحثیت مسلمان اگر آج مہلک بیماری کی وجہ سے ہم مسجد نہیں جاسکتے ہیں تو گھروں میں رہ کر نماز اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بیماری سے نجات دلائی جائے۔

اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ ندا کاظمی نے کہا ہے کہ ہم نے لاک ڈاون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مختلف کارروائیاں کی، جس میں لاک ڈاون کی خلاف ورزی کرنے والوں، مسلسل بیس منٹ ایک ہی جگہ کھڑے رہنے والوں اور دفعہ 144 کی خلاف ورزی کرنے والوں کو بار بار وارننگ کے بعد بھی گرفتار کیا گیا اور آئندہ بھی وارننگ کے باوجود جو بھی اس پر عمل نہیں کریگا ان کو بھی گرفتار کیا جائیگا اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کوئٹہ شہر میں دفعہ 144 اور لاک ڈاون پر سختی سے عملدرآمد کروایا جارہا ہے اس سلسلے میں رش اور لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا نہ رکھنے اور ہٹانے کیلئے کارروائیاں کی جارہی ہے اب تک لاک ڈاون کی خلاف ورزی کرنے پر سینکڑوں دکانوں کو سیل جبکہ سینکڑوں افراد کو گرفتار کرچکی ہوں اور آخر میں انہوں نے عوام الناس سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ سے زیادہ ہاتھ دھوئیں اور ہاتھ ملانے سمیت فاصلہ بھی کم رکھیں یہ ایک مشکل مرحلہ ہے مگر ہمیں اس کا مقابلہ ملکر ہی کرنا ہے اور لاک ڈاون کے دوران گھروں میں رہنے کو ترجیح دیں کیونکہ اپنی نقل و حرکت کو محدود رکھنے میں ہی بچاؤ ہے، غیر ضروری طور پر باہر نکلنے سے اجتناب کریں اور حکومتی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

## آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی، معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔
رابطہ نمبر: 03327865820
واٹس ایپ: 03136823946
Email: masaelqta@gmail.com
(ادارے کا کالم نگاروں اور مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ ادارہ)

## رمضان المبارک اور گرانفروشی

ماہ صیام کی آمد کیساتھ ساتھ مساجد میں رونقیں بحال ہوگئیں حکومت کے ساتھ علماء کی طے کردہ شرائط اور حفاظتی اقدامات کو مدنظر رکھتے ہوئے مساجد میں نماز تراویح بھی شروع ہوگئیں اور مساجد میں نمازیوں کیلئے مناسب فاصلہ رکھنے کیلئے لائنیں لگادی ہیں تاکہ کورونا سے محفوظ رہا جائے اس کے علاوہ نماز تراویح کو مختصر کردیا گیا ہے علماء اور عوام کی جانب سے یہ اچھا اقدام ہے عبادت کے ساتھ ساتھ حفاظت بھی جاری ہے شہر میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے لوگوں کے پھرنے پر پہلے ہی پابندی لگی ہوئی ہے تاہم رمضان کی وجہ سے دوپہر تک لوگوں کا رش نظر نہیں آتا سہ پہر کے وقت پھر رش شہر میں امڈ آتا ہے جو کہ خطرناک ہے علاوہ ازیں رمضان المبارک میں ہمارے مسلمان بھائیوں کی عادت نہیں گئی کرونا وائرس جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اس کے باوجود ہمارے دکاندار ریڑھی والے گرانفروشی سے باز نہیں آرہے کھجور جو ایک سو روپے کا ڈبہ تھا اب 250 روپے میں دیا جا رہا ہے چھوٹے اور بڑے گوشت کے دکانداروں نے بھی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے منہ مانگے دام مانگنے شروع کردیئے خوف خدا نام کی کوئی شے ان میں باقی نہیں ہے اس مرتبہ ایسا لگتا تھا کہ اس وائرس کی وجہ سے شاید دکاندار اللہ سے ڈرتے ہوئے لوٹ مار سے گریز کریں گے مگر ایسا نہیں ہوا اور ان پر یہ بات صادق آتی ہے کہ چور چوری سے جائے مگر ہیرا پھیری سے نہیں جائے گا ضلعی انتظامیہ جہاں لاک ڈاؤن کیلئے اقدامات کررہی ہے اسے چاہئے کہ فوری طور پر ماہ رمضان میں اشیاء خوردنی وغیرہ کی قیمتوں میں اضافے کا نوٹس لے اور ایسے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے کورونا وائرس کے باعث لاک ڈاؤن سے شہری پہلے ہی متاثر ہیں بجائے ان کی مدد کرنے کے تاجر برادری ان کے منہ سے روٹی کا نوالہ تک چھیننے کی کوششیں کررہی ہے ایسے عناصر کے ساتھ بے رحمی سے نمٹنا انتہائی ضروری ہے ڈپٹی کمشنر کوئٹہ اس سلسلے میں چھاپہ مار ٹیمیں تشکیل دے کر گرانفروشوں کیخلاف کارروائی کی ہدایت کریں۔

## کورونا کیخلاف دیگر اضلاع میں اقدامات

صوبائی دارالحکومت کے علاوہ دیگر اضلاع میں بھی کورونا کی روک تھام کیلئے لاک ڈاؤن میں سختی شروع کردی گئی ہے اور متاثرہ لوگوں کے ٹیسٹ کے علاوہ انہیں قرنطینہ میں رکھ کر ضروری علاج شروع کردیا گیا ہے اس سلسلے میں صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے قلات کی ضلعی انتظامیہ کو دوسرے علاقوں سے آنے والے لوگوں کی اسکریننگ مکمل ہونے کے بعد ان کو متعلقہ علاقوں تک جانے کی اجازت دینے کی ہدایت کردی شہر کے خارجی اور داخلی راستوں کی ناکہ بندی کو سخت کرے تاکہ دیگر علاقوں سے آنے والے لوگوں کی وجہ سے وائرس قلات منتقل نہ ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ کرونا وائرس کی دوا اب تک دنیا بھر میں کہیں بھی موجود نہیں ہے اور دنیا بھر میں تمام اقوام ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہی ہیں کچھ نہیں کرسکتے کہ یہ وباء آئندہ 15 سے 20 دنوں میں مزید بڑھے گی یا کم ہوگی لیکن ہمیں تیار رہنا ہوگا ہمارے پاس اسپتالوں میں اتنی گنجائش ہونی چاہئے کہ اگر یہ وباء بڑھی تو اس کو اچھے طریقہ سے سنبھالا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ متاثرہ ممالک میں امریکہ، اٹلی، ایران اور دیگر ممالک ہیں جہاں پر اسمارٹ لاک ڈاؤن کو اپنایا جارہا ہے اسی طرح پاکستان میں بھی اسمارٹ لاک ڈاؤن کو اپنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم ابتداء ہی سے اسمارٹ لاک ڈاؤن کے حامی ہیں اور انہوں نے اس ضمن پالیسی کی تیاری کا کام شروع کردیا ہے جسے اسمارٹ لاک ڈاؤن پالیسی کا نام دیا جائے گا۔ اس موقع پر وزیر داخلہ نے کہا کہ ڈاکٹر، طبی عملہ اور صفائی پر مامور ملازمین کورونا کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن سولجرز ہیں انہیں حفاظتی ساز و سامان کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ پروانشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے حفاظتی ساز و سامان حفاظتی کٹس، ماسک، سینی ٹائزرز اور دیگر ساز و سامان فراہم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی صحت اور معاشی سرگرمیوں میں توازن چاہتے ہیں۔ اسمارٹ لاک ڈاؤن کے ذریعہ ایسا کیا جاسکتا ہے لاک ڈاؤن سے متاثرہ افراد کے لئے 1200 ارب روپے کے پیکج کا اعلان کیا گیا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ کورونا وائرس کے خلاف حکومتی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے خود کو اور اپنے علاقے کو محفوظ رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

## بلوچستان میں ولور کی جاہلانہ رسم

(شادی کے موقع پر دولہا سے لڑکی کے عوض رقم طلب کی جاتی ہے)

تحریر۔۔۔نورین اکبر غوری

اللہ تعالی نے مرد و عورت دونوں کو یکساں حقوق و فرائض عطاء کئے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر دونوں کے حقوق و فرائض یکساں ہیں تو ہمارے معاشرے میں خواتین کیساتھ اتنی ناانصافی اور ظلم کیوں روا رکھا جاتا ہے؟ اس سوال کا آسان ترین جواب یہ ہے کہ ہمارے ملک میں خواتین کو ان کے حقوق دیئے ہی نہیں گئے ہیں۔ خواتین بالخصوص دیہی علاقوں کی خواتین کیساتھ جانوروں جیسا سلوک روا رکھا جاتا ہے آئے دن اخبارات میں خواتین پر تشدد کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ملک میں کاروباری اور ستی جیسی مکروہ رسمیں رائج ہیں جن کی وجہ سے خواتین کی زندگی جہنم بن گئی ہے۔

صوبہ بلوچستان اور سرحد میں ایسی ہی ایک رسم ولور کے نام سے رائج ہے۔ اس رسم میں شادی کے موقع پر لڑکی والے لڑکی کے عوض دولہا سے رقم کا مطالبہ کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھا جاتا کہ لڑکا کیا کرتا ہے کیسے کماتا ہے اور کیا کام کرکے کماتا ہے چاہئے لڑکا چوری کرے یا ڈاکہ ڈالے بس لڑکی والوں کو مطلوبہ رقم ہی چاہئے ہوتی ہے۔ مطلوبہ رقم ملنے پر اس لڑکی شادی کردی جاتی ہے۔ ولور دینے سے لڑکی پر اس کے ماں باپ کا کوئی حق نہیں رہتا۔ شادی کے بعد لڑکا یا پھر اس کے گھر والے اس پر جو بھی ظلم کریں لڑکی کے والدین اس کے خلاف آواز نہیں اٹھا سکتے کیونکہ وہ تو رقم کے بدلے میں لڑکی کو فروخت کرچکے ہوتے ہیں اور جس طرح دکان پر رکھی ہوئی چیز فروخت کے بعد دکاندار کی نہیں رہتی بالکل اسی طرح شادی کے بعد ولور کی رسم کی وجہ سے لڑکی انسان نہیں بلکہ شے بن جاتی ہے اور اب یہ لڑکے کے اوپر ہے کہ وہ اس بے جان شے کا جس طرح چاہے استعمال کرے۔

ولور کی رقم کا انحصار لڑکی پر ہوتا ہے جس طرح بکرا پیڑی میں جانوروں کی بولیاں لگتی ہیں اور خوبصورت عمر اچھی نسل کے جانور کی قیمت زیادہ ہوتی ہے بالکل اسی طرح اچھے خاندان کم عمر، خوبصورت لڑکی کی قیمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اب خود ہی سوچئے کہ جو لڑکی جانوروں کی طرح خریدی جائے گی اس کی کیا قدر و قیمت ہوگی؟

افسوس تو اس بات کا ہے کہ جاہلانہ رسم کی پیروی کرتے ہیں۔ بعض کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ یہ ہمارے آباء و اجداد کی رسم ہے ہم اس سے منہ نہیں موڑ سکتے، بعض خاندانی دباؤ اور جھوٹی شان و شوکت کی خاطر ولور کی رسم اپنائے ہوئے ہیں۔

عام طور پر اگر لڑکی کے سسرال میں کسی بھی قسم کا لڑائی جھگڑا ہوتا ہے تو اس کے میکے والے اس کا ساتھ دیتے ہیں جبکہ ولور کی رسم میں گرفتار والدین شادی کے موقع پر دولہے سے رقم لے کر اپنے تمام حقوق و فرائض سے سبکدوش ہوچکے ہوتے ہیں لہذا چاہنے کے باوجود بھی وہ اپنی بیٹی کا ساتھ دینے کیلئے اس کی کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کرسکتے دوسری طرف لڑکے والے لڑکی کو مایوس اور بے آسرا دیکھ کر ظلم کا بازار گرم کردیتے ہیں۔ چاروں طرف سے مایوسی اور کسی قسم کی مدد نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ظلم میں گھری لڑکیاں خودکشی پر مجبور ہوجاتی ہیں۔

دین اسلام کی روح سے دیکھا جائے تو اس قسم کی کسی بھی رسم کی اسلام میں کہیں کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ اسلام تو مرد و عورت کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیتا ہے اور ہر جگہ خواتین کیساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

ولور کی رسم شادی کی رسم نہیں بلکہ لڑکی کے پیروں میں ڈالی ہوئی بیڑیاں ہیں جن سے وہ کسی طرح آزاد نہیں ہوسکتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ولور کے نام پر خواتین کی آزادی سلب کرنے کی اس رسم کو فوری طور پر ختم کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ خواتین بھی اپنی زندگی اپنی مرضی و خوشی سے گزار سکیں شادی کوئی مجبوری کا بندھن تو نہیں ہے اور ہمارا دین بھی خواتین کو ان کی مرضی کی زندگی گزارنے کی اجازت دیتا ہے لہذا ولور کے نام پر ان کے پیروں میں زنجیریں نہ ڈالی جائیں۔ اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ کا بھی فرض ہے کہ وہ ایسے پروگرام نشر کریں جس سے لوگوں میں شعور و آگہی پیدا ہو اور وہ اپنی بہو بیٹیوں کو اس رسم کا شکار نہ ہونے دیں۔

## رٹا اسکولنگ سسٹم (پارٹ 2)

تحریر: سید نور صلاح الدین المعروف نور آغا

ویسے تو بڑا برا لگتا ہے اہل مغرب کی مثال دیتے ہوئے مگر کچھ کام اہل مغرب نے ایسے بھی کیے جو کہ انہوں نے مسلمانوں کی تہذیب سے ان کی کتاب سے امپریس ہوکر شروع کیے اور اپنا نظام بنایا اس میں ایک ان کا نظام تعلیم بھی ہے بات شروع کرتے ہیں شمالی یورپ سے، شمالی یورپ میں ایک چھوٹا سا ملک فن لینڈ ہے جو رقبے کے لحاظ سے (65) پینسٹھویں جبکہ آبادی کے اعتبار سے دنیا میں 114 ویں نمبر پر آتا ہے اس ملک کی کل آبادی 55 لاکھ کے قریب ہے ہے لیکن آپ کمال دیکھیں اس وقت تعلیم کے اعتبار سے فن لینڈ پہلے نمبر پر ہے جبکہ "سپر پاور" امریکا 20 ویں نمبر پر ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق (2020) تک فن لینڈ دنیا کا واحد ملک ہوگا جہاں مضمون (سبجیکٹ) نام کی کوئی چیز اسکولوں میں نہیں پائی جائے گی۔ فن لینڈ کا کوئی بھی اسکول 195 بچوں پر منحصر ہوتا ہے جبکہ 19 بچوں پر ایک استاذ ذمہ داری سرانجام دیتا ہے۔ دنیا میں سب سے طویل 75 منٹ (بریک) وقفے میں گزارتے ہیں۔

۔۔۔۔ دوسرے نمبر پر 57 منٹ کا وقفہ (بریک) نیویارک کے اسکولوں میں ہوتا ہے جبکہ ہمارے یہاں اگر والدین کو پتہ چل جائے کہ کوئی اسکول بچوں کو "پڑھانے" کے بجائے اتنا طویل وقفہ (بریک) دیتا ہے تو وہ اگلے ہی دن بچے کو اسکول سے نکلوالیں گے

خیر، آپ دلچسپ بات ملاحظہ کریں کہ پورے ہفتے میں اسکولوں میں محض 20 گھنٹے "پڑھائی" ہوتی ہے۔ جبکہ اساتذہ کے 2 گھنٹے روز اپنی "اسکلز" بڑھانے پر صرف ہوتے ہیں۔ فن لینڈ میں ٹیچر بننا ڈاکٹر اور انجینئر بننے سے زیادہ مشکل ہے اور اعزاز کی بات ہے۔

پورے ملک کی یونیورسٹیز کے "ٹاپ ٹین" ماسٹرز کیے ہوئے طالبعلموں کو ایک خصوصی امتحان کے بعد اسکولوں میں بطور استاد رکھا جاتا ہے۔ سات سال سے پہلے بچوں کے لیے پورے ملک میں کوئی اسکول نہیں ہے اور پندرہ سال سے پہلے کسی بھی قسم کا کوئی باقاعدہ امتحان بھی نہیں ہے کہ جس میں ماں باپ بچے کی نیندیں حرام کردیں۔ ان کے کھیلنے اور بھاگنے دوڑنے پر پابندی لگادے، دروازے کھڑکیاں بند کرکے انہیں گھروں میں "نظر بند" کردیا جائے۔ گھر میں آنے والے مہمانوں سے ملنے تک پر پابندی عائد کردی جائے اور گھر میں مارشل لاء اور کرفیو کا سا سماں بندھ جائے۔

پورے ملک میں تمام طلبہ و طالبات کے لیے ایک ہی امتحان ہوتا ہے۔ ریاضی کے ایک استاد سے پوچھا گیا کہ آپ بچوں کو کیا سکھاتے ہیں تو وہ مسکراتے ہوئے بولے "میں بچوں کو خوش رہنا اور دوسروں کو خوش رکھنا سکھاتا ہوں، کیونکہ اس طرح وہ زندگی کے ہر سوال کو با آسانی حل کرسکتے ہیں" ان تمام باتوں سے یہ بات عیاں ہوتی ہیں کہ کوئی بھی کسی بھی قسم کی تعلیم رٹنے سے نہیں حاصل ہوتی بلکہ دل سے پڑھنے سے اور سمجھ کے بڑھنے سے اور خوش رہ کے پڑھنے سے دوسروں کو خوش رکھنے سے آپ جاپان کی مثال لے لیں تیسری جماعت تک بچوں کو ایک ہی مضمون سکھایا جاتا ہے اور وہ "اخلاقیات" اور "آداب" ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا "جس میں ادب نہیں اس میں دین نہیں"۔ مجھے نہیں معلوم کہ جاپان والے حضرت علیؓ کو کیسے جانتے ہیں اور ہمیں ابھی تک ان کی یہ بات معلوم کیوں نہ ہوسکی۔ بہر حال، اس پر عمل کی ذمہ داری فی الحال جاپان والوں نے لی ہوئی ہے۔ ہمارے ایک دوست جاپان گئے اور ایئر پورٹ پر پہنچ کر انہوں نے اپنا تعارف کروایا کہ وہ ایک استاد ہیں اور پھر ان کو لگا کہ شاید وہ جاپان کے وزیر اعظم ہیں۔ یہ ہے قوموں کی ترقی اور عروج و زوال کا راز۔

اشفاق احمد صاحب کو ایک دفعہ اٹلی میں عدالت جانا پڑا اور انہوں نے بھی اپنا تعارف کروایا کہ میں استاد ہوں وہ لکھتے ہیں کہ جج سمیت کورٹ میں موجود تمام لوگ اپنی نشستوں سے کھڑے ہوگئے اس دن مجھے معلوم ہوا کہ قوموں کی عزت کا راز استادوں کی عزت میں ہے۔ آپ یقین کریں استادوں کو عزت وہی قوم دیتی ہے جو تعلیم کو عزت دیتی ہے اور اپنی آنے والی نسلوں سے پیار کرتی ہے۔ جاپان میں معاشرتی علوم "پڑھائی" نہیں جاتی ہے کیونکہ یہ سکھانے کی چیز ہے اور وہ اپنی نسلوں کو بہت خوبی کے ساتھ معاشرت سکھا رہے ہیں۔ جاپان کے اسکولوں میں صفائی ستھرائی کے لیے بچے اور اساتذہ خود ہی اہتمام کرتے ہیں، صبح آٹھ بجے اسکول آنے کے بعد سے 10 بجے تک پورا اسکول بچوں اور اساتذہ سمیت صفائی میں مشغول رہتا ہے۔

دوسری طرف آپ ہمارا تعلیمی نظام ملاحظہ کریں جو صرف نقل اور چھپائی پر مشتمل ہے، ہمارے بچے "پبلشرز" بن چکے ہیں۔ آپ تماشہ دیکھیں جو کتاب میں لکھا ہوتا ہے اساتذہ اسی کو بورڈ پر نقل کرتے ہیں، بچے دوبارہ اسی کو کاپی پر چھاپ دیتے ہیں، اساتذہ اسی نقل شدہ اور چھپے ہوئے مواد کو امتحان میں دیتے ہیں، خود ہی اہم سوالوں پر نشانات لگواتے ہیں اور خود ہی پیپر بناتے ہیں اور خود ہی اس کو چیک کرکے خود نمبر بھی دے دیتے ہیں، بچے کے پاس یا فیل ہونے کا فیصلہ بھی خود ہی صادر کردیتے ہیں اور ماں باپ اس نتیجے پر تالیاں بجا بجا کر بچوں کے ذہین اور قابل ہونے کے گن گاتے رہتے ہیں، جن کے بچے فیل ہوجاتے ہیں وہ اس نتیجے پر افسوس کرتے رہتے ہیں اور اپنے بچے کو "کوڑھ مغز" اور "کند ذہن" کا طعنہ دیتے رہتے ہیں۔

آپ ایمانداری سے بتائیں اس سب کام میں بچے نے کیا سیکھا، سوائے نقل کرنے اور چھاپنے کے؟ ہم 13، 14 سال تک بچوں کو قطار میں کھڑا کرکے اسمبلی کرواتے ہیں اور وہ اسکول سے فارغ ہوتے ہی قطار کو توڑ کر اپنا کام کرواتے ہیں، جو جتنے بڑے اسکول سے پڑھا ہوتا ہے قطار کو روندتے ہوئے سب سے پہلے اپنا کام کروانے کا ہنر جانتا ہے۔ ہم پہلی سے لے کر اور دسویں تک اپنے بچوں کو "سوشل اسٹڈیز" پڑھاتے ہیں اور معاشرے میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ یہ بتانے اور سمجھانے کے لیے کافی ہے کہ ہم نے کتنا "سوشل" ہونا سیکھا ہے؟ اسکول میں سارا وقت سائنس "رٹتے" گزرتا ہے اور آپ کو پورے ملک میں کوئی "سائنس دان" نامی چیز نظر نہیں آئے گی کیونکہ بدقسمتی سے سائنس "سیکھنے" کی اور خود تجربہ کرنے کی چیز ہے اور ہم اسے بھی "رٹا" لگواتے ہیں۔

آپ حیران ہوں گے میٹرک کلاس کا پہلا امتحان 1858ء میں ہوا اور برطانوی حکومت نے یہ طے کیا کہ برصغیر کے لوگ ہماری عقل سے آدھے ہوتے ہیں اس لیے ہمارے پاس "پاسنگ مارکس" 65 ہیں تو برصغیر والوں کے لیے 32 اعشاریہ 5 ہونے چاہئیں۔ دو سال بعد 1860ء میں اساتذہ کی آسانی کے لیے پاسنگ مارکس 33 کردیے گئے اور ہم 2018 میں بھی ان ہی 33 نمبروں سے اپنے بچوں کی ذہانت کو تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔

میرا خیال ہے کہ اسکولز کے پرنسپل صاحبان اور ذمہ دار اساتذہ اکرام سر جوڑ کر بیٹھیں اس "گلے سڑے" اور "بوسیدہ" نظام تعلیم کو اٹھا کر پھینکیں، بچوں کو "طوطا" بنانے کے بجائے "قابل" بنانے کے بارے میں سوچیں۔ یہ اکیسویں صدی ہے دنیا چاند پر پہنچ رہی ہے اور ہم ابھی تک "رٹا سسٹم" کو سینے سے لگائے بیٹھے ہیں اور انتشار کی سیاست ختم کریں تو سارے معاملات حل ہوسکتے ہیں جاتے جاتے فرقہ واریت پر لڑنے والوں کے لئے اتنا ہی بقول شاعر:

تم جو آپس میں لڑو گے تو بکھر جاؤ گے
جب ملک ہی نہیں رہے گا تو کدھر جاؤ گے
اپنی مٹی پہ چلنے کا سلیقہ سیکھو
سنگ مرمر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے

## خدمت خلق عین عبادت ہے

تحریر: روح اللہ کاکڑ

خدمت خلق کیلئے ضروری نہیں ہے کہ آپ کے پاس پیسہ ہو بلکہ اس کے بغیر بھی آدمی پوری زندگی مخلوقات کی خدمت کرسکتا ہے خدمت خلق یہ بھی ہے کہ آپ کی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے ایک آدمی مال سے خالی ہاتھ تو ہوسکتا ہے لیکن وہ دل سے دوسروں کا خیال رکھ سکتا ہے یہ بھی بہت بڑی خدمت ہے آپ کی زبان سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے جب بھی بولیں بھلی بات بولیں دوسروں کا برا نہ سوچیں ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں لوگوں سے مسکرا کر ملیں یہ سب انسانوں کی خدمت میں شامل ہیں خدمت خلق کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنی صلاحیت طاقت وقوت راہ خدا میں لگائے اس کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں اور حالات کے لحاظ سے وہ بدلتی بھی رہتی ہیں نبیؐ نے فرمایا اگر اندھے کو راستہ نہیں ملتا تم نے اسے راستہ بتا دیا تو یہ بھی خدمت ہے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے اس طرح کے بے شمار مواقع قدم قدم پر آتے رہتے ہیں ضرورت بس دل کی رضامندی کی ہے نیت کی داشتگی کی ہے اور اللہ تعالی پر پختہ ایمان کی ہے نیکی اور خدمت کے بہت سارے کام ہیں اگر ان کی اہمیت فضیلت اور اس پر اللہ تعالی نے جو ہر رکھا ہے لوگوں کو معلوم ہو جائے تو لوگ دل کھول کر خرچ کریں لیکن یہ سارے کام تبھی درست اور باعث اجر وثواب ہوں گے جب آدمی کی نیت خالص ہو کوئی اور غرض و غایت نہ ہو کوئی دنیوی مفاد پیش نظر نہ ہو انسان کو اس کے کام اجر وثواب صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے خدمت خلق ایک مقدس جذبہ ہے جس کی تحریک کیلئے کسی رہبر کی ضرورت نہیں پڑتی یہ دل کا سودا ہے خدمت خلق فاؤنڈیشن نعمت اللہ ظہیر ایسے لوگوں کی وجہ سے ہی دنیا خوبصورت یقیناً خدمت خلق چیئرمین نعمت اللہ ظہیر ایک ایماندار اور نرم دل انسان ہے خدمت خلق عبادت ہے ہمارا دین اسلام میں غریبوں بے کسوں محتاجوں معذروں کمزوروں اور مظلوموں کی مدد کی تعلیم دیتا ہے سماج میں خدمت خلق ہر انسان پر فرض ہے خدمت کرنے والوں محسوس کرتا ہے کہ گویا اس نے اپنے کندھے سے فرض کا بھاری بوجھ اتارا ہے دنیا میں نیک اعمال ایسے بیج ہیں جن کا پھل آخرت میں ملتی ہے خدمت خلق کی کئی صورتیں ہیں محتاجوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا گمراہوں کو راستہ بتانا یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنا ان پڑھ کو پڑھانا کمزور کو جابر سے بچانا حادثہ کے شکار کو ہسپتال پہنچانا انسان کا اصلی مذہب ہی محبت اور خدمت خلق ہیں خدمت خلق فاؤنڈیشن کو تیس سال مکمل ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ہم خدمت خلق فاؤنڈیشن چیئرمین نعمت اللہ ظہیر کی قربانیاں کو سلام پیش کروں گا جنہوں نیہر مشکل وقت میں غریب عوام کی مدد کی۔

## بلوچستان میں یوتھ پارلیمنٹ کی من مانیاں

(تحریر: انور بلوچ)

نوجوان کسی بھی قوم کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں انھیں معماران قوم کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ نوجوانوں کو ہی آگے چل کر ملک و قوم کی بھاگ ڈور سنبھالنی ہوتی ہے۔ اس لیے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی سب سے زیادہ توجہ طلب ہوتی ہے تاکہ مستقبل میں وہ ملک و قوم کی بہتر انداز میں خدمت اور رہنمائی کر سکیں۔ باکردار اور بہتر تعلیم و تربیت یافتہ نوجوان ہی قوموں کی ترقی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ باہمت، باشعور، متحرک، پرجوش اور پرمغز نوجوان ہی اپنی قوم کی بہتر رہنمائی کرکے اس کو منزل مقصود تک پہنچا سکتے ہیں۔

اتنی زیادہ تمہید باندھنے کا مقصد اپنی اصل بات کو مضبوط بنیاد فراہم کرنی تھی۔ اب آتے ہیں اصل مدعا پہ آج سے ٹھیک پندرہ سال پہلے یوتھ پارلیمنٹ بنایا گیا تھا جس کے بانی مشہور شخصیت رضوان جعفر ہیں یہ ایک غیر سرکاری تنظیم ہے مختصرا یہ کہ اس تنظیم کے ذریعے نوجوانوں میں خواہ وہ مرد ہو یا عورت کو ممبر شپ دے کر سیکھنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے جس میں تعلیم، سیاست، ملکی نظام، بیوروکریسی و دیگر شعبہ جات کے نام سے منسوب مختلف عہدے ہوتے ہیں جن پر صدر، نائب صدر، سیکریٹری جنرل و دیگر سیکریٹریز کو منتخب کرکے مباحثے کا باقاعدہ آغاز کیا جاتا ہے اہم منصب کے بارے میں بتایا جاتا ہے جس کو مختلف اسمبلیوں کا نام دے کر سیشن رکھا جاتا ہے تاکہ نوجوانوں کو قبل از وقت بتایا جائے کہ ملکی نظام اسی تسلسل سے چلتا ہے۔ شومئی قسمت رضاکارانہ طور پر کام کرنے والوں کو بلوچستان کا صوبہ پندرہ سال بعد یاد آتا ہے جہاں بلوچی بھائیوں کی اکثریت کے ساتھ دیگر اقوام بھی رہائش پذیر ہیں۔ یوتھ پارلیمنٹ بلوچستان چیپٹر کے لیے ایک سال قبل جب ممبر شپ کے لئے تشہیری مہم شروع ہوئی تو راقم بذات خود چند دوستوں کے ساتھ شامل ہوا کئی خواہشات کو لے کر کہ شاید اس پلیٹ فارم کے ذریعے کچھ بہتری کے امکانات پیدا ہو جائیں لیکن بلوچستانیوں کو بھلا ترقی کہاں نصیب ہوتی ہے۔

یوتھ پارلیمنٹ کے مرکزی صدر محترم رضوان جعفر نے غالباً پچھلے سال جون، جولائی میں بلوچستان آکر یہاں کے نوجوانوں کے انٹرویو لیا تھا انٹرویو پینل میں ہمارے ایک محترم اور قریبی دوست سیکشن آفیسر نجیب ساڑ بھی شامل تھے انٹرویو کے طویل خاموشی طاری ہونے کے بعد اچانک ایک واٹس ایپ گروپ کے ذریعے معلومات فراہم کیا گیا کہ آپ سب خواتین و حضرات کی سلیکشن ہوگئی ہے ہم خوشی سے جھوم اٹھے لیکن یہ خوشی محض ایک خواب تھی آٹھ ماہ گزر جانے کے بعد بھی یوتھ پارلیمنٹ کے پلیٹ فارم سے ایک بھی سرگرمی کا انعقاد ممکن نہیں بنایا جاسکا۔ اور نہ ہی مرکزی و صوبائی صدر نے دلچسپی کا اظہار کیا ہم چیخ و پکار کرتے رہے، سوال اٹھاتے رہے پتہ چلا کہ سوال کرنے والوں کو "کور کمیٹی" میں شامل چند پیمپچر سوچ کے مالکان نے بدتہذیبی کا لقب عنایت فرما کر ملک سے غداری کے سرٹیفکیٹس جاری کرنے کا فیصلہ کیا تھا جس میں بلوچستان سے صوبائی صدر شبیر بلوچ سرفہرست تھے موصوف نام و نہاد اکیٹوسٹ گردانتے ہیں لیکن ساری عمر جی حضوری کرنے میں صرف کرتے رہے۔

بالآخر ہم نے تنظیمی معاملات کو تنظیمی ڈھانچے (آئینی) کے طور پر حل کرنے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ ان کے پاس آئین نام کی کوئی چیز موجود نہیں بس بوکھلاہٹ کا شکار ہوکر ہمارے دوستوں میں شامل خواتین و حضرات کو دھمکی آمیز پیغامات جاری کرتے رہے۔

جب رضوان جعفر کو معلوم ہوا ہے کہ ہم صوبائی عہدیداران (مختلف سیکریٹریز) نے عہدوں سے استعفٰی دے دیا ہے آگ بگولہ ہوکر دھمکیاں لگانا شروع کیا جب بات قومی سطح پر پہنچ گئی تو مذاکرات کی حامی بھر دی جس کے سامنے ہم نے تحریری مطالبات رکھ دیے لیکن نتائج برعکس نکلے۔

موصوف بجائے یہ کہ سابق سیکریٹریز کے ساتھ مل کر افہام وتفہیم سے مسئلہ حل کرتا جب معاملہ بن نہیں پایا پھر سے آمرانہ انداز اختیار کیا اور دھمکی پہ اتر آئے اور کہنے لگے کہ آپ لوگ چلے گئے ہو تو خاموش رہنا سوشل میڈیا استعمال مت کرنا جناب کی باتیں سن کر ہم نے اسے دوٹوک الفاظ میں جواب دے دیا۔

موصوف کے قریبی حواری شبیر بلوچ جو خود بھی اسی دھرتی سے تعلق رکھتا ہے، نے خواتین کو ہراس کرنا شروع کیا تاکہ ان ناراض ممبران کو دھمکیوں سے خاموش کرایا جائے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ شبیر بلوچ اس دھرتی کے نوجوانوں کیلئے کچھ کرتا مگر وہ ایسا کرنے میں ناکام ہوئے۔

ہم یوتھ پارلیمنٹ بلوچستان چیپٹر کو بلوچستان میں رد کرتے ہیں اور نوجوانوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ وہ ایسے عناصر سے بچے رہیں جو یوتھ پارلیمنٹ کے نام پر نوجوانوں سے چندہ جمع کرکے عیاشیوں میں مگن ہیں لہذا بلوچستان یوتھ کو بتانا چاہتے ہیں کہ یوتھ پارلیمنٹ رضوان جعفر کو بلوچستانی یوتھ کے جذبات کے ساتھ مزید کھیلنے سے روکا جائے بصورت دیگر ایسے کالی بھیڑیں نوجوانوں کو ذہنی طور پر منتشر کرتے رہیں گے۔

رضوان جعفر اور اسی سوچ کے مالک بلوچستان کے مقروض ہیں ان کے خلاف آواز بلند کرنا چاہیے بصورت دیگر یہ نوجوانوں کو ذہنی دباؤ کا شکار کرکے بلوچستانی یوتھ میں انتشار پیدا کرسکتے ہیں۔ بلوچستان میں طلباء تنظیمیں، سیاسی و سماجی شخصیات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ بلوچستان یوتھ پارلیمنٹ کیساتھ ہونے والی ناانصافیوں پر آواز اٹھائیں۔

## بلوچستان میں کرونا وائرس کا تیزی سے پھیلاؤ

وادی بولان

وطن یار خلجی
watanyar.pro786@gmail.com

کرونا وائرس کی وباء نے اس وقت بلوچستان میں اپنے پنجے گاڑ لئے ہیں اور کوئٹہ حالیہ دنوں میں اس وباء کی گرفت میں ہے کرونا وائرس میں مبتلا مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے تادم تحریر بلوچستان میں مریضوں کی تعداد بڑھتا ہو 376 تک جا پہنچی ہے گزشتہ روز 18 اپریل کو سب سے زیادہ کیسز 41 سامنے آئے۔ کرونا کی وباء میں اضافے سے بلوچستان کے لوگوں کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا ہے ایک طرف صوبے میں گزشتہ تین ہفتوں سے جاری لاک ڈاؤن نے صورتحال انتہائی پریشانی کن بنا ڈالی ہے تو دوسری جانب کرونا وائرس کے حالیہ تیز وار نے لوگوں میں خوف وہراس پیدا کی ہے۔ اس وقت عام لوگوں کے ذہنوں میں دو سوالات موجود ہیں کہ موجودہ لاک ڈاؤن کب ختم ہوگا اور کرونا وائرس کی وباء کب تھمے گی تاکہ صوبے کے عوام سکھ کا سانس لیں کرونا وائرس کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد تازہ ترین صورتحال کچھ اس طرح ہے کہ 18 اپریل تک کل مریضوں کی تعداد 376 ہے اور بلوچستان کے 33 میں سے 8 اضلاع کوئٹہ، جعفر آباد، چاغی، خاران، لورالائی، خضدار، مستونگ، پشین متاثر ہیں اب تک 5 افراد کرونا وائرس کی بیماری سے فوت ہوچکے ہیں 18 اپریل تک بلوچستان میں 1345 لوگوں کی اسکریننگ کی گئی ہے جبکہ 5058 ٹوٹل ٹیسٹ کئے گئے ہیں۔

کرونا وائرس کے شروع میں عام تاثر یہی تھا کہ کرونا وائرس صرف زائرین کی حد تک ہے اور کوئٹہ میں بھی ایک مخصوص فرقہ میں کرونا کے علامات ظاہر ہوسکتے ہیں تاہم متوقع طور پر یہ تاثر وقت کے ساتھ ساتھ غلط ثابت ہوا اور کرونا وائرس نے مقامی لوگوں کو بھی اپنے شکنجے میں لے لیا۔ موجودہ 376 مریضوں میں سے 207 کیسز مقامی لوگوں میں پائے گئے ہیں جن میں سے کوئٹہ میں 179 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں کرونا کے 144 افراد صحت یاب بھی ہوچکے ہیں۔ شروع میں حکومت بلوچستان کے پاس ٹیسٹنگ سسٹم انتہائی کمزور تھا اور ٹیسٹ نہ ہونے کے برابر تھے اب روزانہ دو سو سے زائد ٹیسٹ کئے جارہے ہیں تاہم ٹیسٹ کی رفتار اب بھی دیگر صوبوں سے بہت کمزور اور سست ہے جس کو بڑھانے کی فوری ضرورت ہے ورنہ صورتحال مزید بگڑ سکتی ہے اور بلوچستان میں کمزور ترین صحت سسٹم اس کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتا ہے۔ مقامی افراد میں اب کرونا وائرس کا تیزی سے نمودار ہونا بلوچستان کیلئے ایک تشویشناک بات ہے اور دوسری بات یہ ہے پہلے کوئٹہ کرونا وائرس سے متاثر تھا مگر اب 8 دیگر اضلاع میں بھی کرونا مریض سامنے آگئے ہیں اور مزید بھی ان علاقوں اور بالخصوص کوئٹہ میں کرونا کے کیسز میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ کرونا صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایران اور افغانستان سے ہزاروں کی تعداد میں جو زائرین یا دیگر مزدور کاروبار پیشہ افراد خفیہ راستوں سے کوئٹہ اور بلوچستان کے مختلف علاقوں میں آچکے ہیں اصل خطرہ ان خفیہ طور پر آنے والے لوگوں سے ہے جو کہ بلوچستان کے مقامی لوگ ہیں خفیہ طور پر آنے والے لوگوں کے بارے میں خود چیف سیکرٹری بلوچستان فضیل اصغر بھی کہہ چکے ہیں کہ 2064 افراد جہازوں کے ذریعے اس دوران بلوچستان میں آچکے ہیں جن کی تلاش جاری ہے اور ان تمام افراد کا ڈیٹا بھی ہمارے پاس موجود ہے لہذا یہ افراد سامنے آئیں اور خود کو رجسٹرڈ کروالیں ورنہ ان کے خلاف حکومت کارروائی کرے گی تاہم ابھی تک ان افراد کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی حکومت بلوچستان نے ابھی تک ان 2064 افراد کے بارے میں مزید کچھ بتایا ہے کہ ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور کتنے لوگوں تک حکومت نے رسائی حاصل کی یہ تو وہ تعداد ہے جو کہ حکومت بلوچستان خود بتا رہی ہے کہ یہ افراد جہازوں کے ذریعے بلوچستان آچکے ہیں اور اس وقت روپوش ہیں لیکن دوسری جانب وہ لوگ بھی ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں خفیہ راستوں سے بلوچستان آچکے ہیں ان میں ایک بڑی تعداد کوئٹہ آچکی ہے اصل خطرہ انہی لوگوں سے ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حالیہ دنوں میں جو مقامی لوگوں میں اور کوئٹہ سمیت دیگر 8 اضلاع میں کرونا وائرس کے مثبت کیسز سامنے آرہے ہیں ان میں یہی لوگ بھی شامل ہیں جو خفیہ طور پر ایران اور افغانستان سے آئے ہیں بلوچستان کے اس صورتحال پر سابق صوبائی وزیر شیخ جعفر خان مندوخیل بتایا ہے کہ دراصل صوبائی حکومت کے پاس نہ تو کرونا سے نمٹنے اور نہ ہی خفیہ طور پر آنے والے ہزاروں افراد سے نمٹنے کا کوئی ٹھوس حکمت عملی ہے بلوچستان میں کرونا وائرس سے نمٹنے کیلئے ہم نے روز اول یعنی فروری میں کہا ہے کہ حکومت بلوچستان محکمہ صحت بلوچستان کے غیر فعال سسٹم کو فعال بنانے کا جائزہ لیں کہ ان کے پاس کن کن چیزوں کی کمی ہے حکومت ٹیسٹنگ سسٹم کو فعال بناتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ٹیسٹ کریں اور خاص کر زائرین اور ایران و افغانستان کے خفیہ راستوں پر کڑی نگرانی رکھیں تاکہ لوگ خفیہ راستوں سے اندر نہ آسکیں۔ مگر حکومت بلوچستان نے ان میں سے کسی بھی چیز پر فعال انداز میں توجہ نہیں دی نتیجہ یہی ہوا کہ زائرین سنبھالے نہیں جاسکے اور کرونا ملک بھر میں پھیل گیا۔ ٹیسٹ میں ریکارڈ سست روی اور غفلت کا مظاہرہ کیا گیا ایران اور افغانستان سے آنے والے خفیہ راستوں کی کڑی نگرانی حکومت سے نہیں ہوئی اور لوگ آرام سے ان خفیہ راستوں سے کوئٹہ و دیگر علاقوں میں آئے اور نتیجہ آج ہم سب کے سامنے ہے اور کرونا وائرس نے ایک ہفتہ سے تیزی سے پھیلنا شروع کردیا ہے اور اب حالات اللہ کرے کہ ہمارے ہاتھ سے نکل نہ جائیں۔

جعفر خان مندوخیل نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ ہزاروں کی تعداد میں خفیہ طور پر بلوچستان آچکے ہیں ان میں کرونا وائرس میں مبتلا لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو اب خود کو خفیہ رکھ رہے ہیں اور سامنے نہیں آرہے ہیں اور گھروں پر ہی موجود ہیں ان کے سامنے نہیں آنے اور ٹیسٹ نہ ہونے سے بلوچستان اس وقت خطرے کے دہانے پر ہے اور یہ صورتحال بہت خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ بلوچستان میں آئے روز کرونا کے مثبت کیسز میں اضافہ اسی خطرے کی گھنٹی ہے ایک اور المیہ یہ بھی ہے کہ موجودہ صورتحال میں جہاں پر خوف کی فضاء قائم ہے لوگ حکومت کے ساتھ کسی بھی تعاون کیلئے تیار نہیں ہیں اور حکومت بلوچستان کے پاس بھی لوگوں کو تعاون کیلئے آمادہ کرنے کی نہ تو کوئی کوشش کی گئی ہے اور نہ ہی اس سلسلے کوئی حکمت عملی موجود ہے لہذا عدم تعاون کی فضاء بھی موجودہ صورتحال میں مشکلات پیدا کرنے کا باعث ہے۔

دریں اثناء حکومت بلوچستان کے ترجمان لیاقت شاہوانی کا کہنا ہے کہ حکومت بلوچستان کرونا کی وباء سے نمٹنے کیلئے بھرپور اقدامات اٹھا رہی ہے۔ ہمارے پاس شروع میں ٹیسٹنگ سسٹم کو فعال بنانے کیلئے کٹس کی کمی تھی جس سے ہم نے وفاقی حکومت کو بھی آگاہ کیا ہمیں ٹیسٹ کیلئے کٹس ملے ہیں تاہم ہمیں مزید بھی ضرورت ہے کیونکہ ٹیسٹ جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی نتیجہ ہمارے سامنے آئیگا بلکہ مریض بھی زیادہ سامنے آئیں گے ہم نے ٹیسٹ کرنے میں اپنے کپیسٹی کو بڑھایا ہے اور اب روزانہ تین سو تک ٹیسٹ ہم کررہے ہیں لیاقت شاہوانی نے کہا کہ اب مقامی افراد میں کرونا وائرس کے علامات ظاہر ہونا شروع ہوئے ہیں اور یہ زیادہ بھی ہوسکتے ہیں لوگ حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں کیونکہ ہم اس وقت نازک مرحلے میں داخل ہوچکے ہیں جو لوگ چھپے ہوئے ہیں وہ خدارا سامنے آئیں اپنے خاندان اور دوسرے لوگوں کیلئے رسک نہ بنیں۔ لیاقت شاہوانی نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کیلئے اب سختی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہر شخص کیلئے منہ اور ناک کو ماسک چادر یا مفلر سے ڈھانپنے کے عمل کو لازمی قرار دیا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔

واضح رہے کہ کوئٹہ میں کرونا وائرس کی تازہ ترین صورتحال کو دیکھتے ہوئے آنے والے دن خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں اور کرونا میں مبتلا مریضوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوگا اب تک کوئٹہ کے علاوہ دیگر 8 اضلاع میں جو کیسز سامنے آچکے ہیں وہاں مزید بھی کیسز آئیں گے صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کرونا وائرس سے مزید متاثر ہوگا اور خود بھی حکومت بلوچستان کی جانب سے اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ مقامی لوگوں میں کرونا وائرس کے کیسز بڑھیں گے تاہم اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت بلوچستان ٹیسٹنگ سسٹم کی استعداد کو مزید بڑھائیں اور زیادہ سے زیادہ ٹیسٹ کئے جائیں تاکہ کرونا کے مریض سامنے آسکیں حکومت بلوچستان نے 50 ہزار ٹیسٹ کرنے کا جو ہدف رکھا ہے اس پر فوری عمل درآمد کی ضرورت ہے اور نئے متاثرہ اضلاع پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اسی طرح خفیہ راستوں اور جہازوں سے آکر روپوش ہونے والے ہزاروں افراد تک پہنچنا بھی بڑا اہم ہے تاکہ صورتحال مزید خراب نہ ہو اس مقصد کیلئے حکومت بلوچستان کو ٹھوس حکمت عملی اور اس پر سختی کے ساتھ عمل درآمد کی ضرورت ہے تاکہ بلوچستان کو کرونا کے ہاتھوں بڑی تباہی سے بچایا جاسکے۔

# Politicizing of Covid-19 and Balochistan.

Najeeb Baloch
Deputy Director

Source and spread of Coronavirus to entire world has been China. The virus originated from China, at the end of 2019 it started rapidly spreading to the the Wuhan city. Some of the travellers, businessman and those who visited Wuhan during the spread of Covid-19 got infected from the virus, unconciously, and communicated the virus to other countries. This chain reaction of Covid-19 and its transmission from individual to individual and country to country spread to entire globe within a span of 2 months. To date 3230000 individuals got infected and almost 228400 succumbed to Coronavirus. Fatality rate of the pandemic is believed to be 2 percent but it varies from country to country. In United States the mortality rate is 5.3, in Italy 13.5, 15.7 percent in United Kingdom, in Turkey 2.6, only 1% in Russia while in Pakistan 2.2 percent. In Balochistan province its fatality rate is 1.5%. However, globally fatality rate of Covid-19 is 7.1 percent. According to available research and experiences most vulnerable to Covid-19 are aged and immunity deficient people. Covid-19 is alarmingly spreading in Pakistan. Federal and provincial governments have exerted plans and efforts for the containment and eradication of virus but, unfortunately, all measures taken in this context seem to have been unsuccessful. Like rest of the world, Pakistan also applied "lockdown" policy but it exacerbated other issues like unemployment, problems for daily wagers, hoarding and hunger. Politicising of the pandemic is continued throughout the world. United States has come out as biggest foe of China since the US is the most affected state from Covid-19 and US blames China for neither containing the virus at the inception not accurately informing the world. Even US President Trump dubbed Covid-19 as the Chinese Virus. The US, Germany and some other European countries are claiming indemnity from China for the loss and damages done to their economy and lives of citizens owing to Covid-19. The World Health Organistion Director-General Tedros Adhanom worned the world community to refrain from politicising Covid-19, pertinently US and China, and exhorted to fight Coronavirus as one human community. He also warned that politicising the virus may worsen the situation more. Worst form of politicising of Covid-19 is witnessed in India where Muslims are being targeted by bigotry Hindus ardents. Though, Pakistan did not politicise the virus nor link it to a specific community or minority like India, but it received a political touch from Federal government and government of Sindh. Vivid division and conflict is being observed between both governments regarding implementation of policies and plans, lockdown, distribution of ration, religious gathering and congregation during Ramadan etc. owing to the politicisation of virus ultimately the public has to pay.

Soon after the influx of pilgrims from Iran, it was not an easy task to test Coronavirus, isolate and quarantine pilgrims, to provide them lodging and food at remotest area of Taftan, provision of masks, Personal Protective Equipment (PPE) kits and other safety gears and instruments to frontline doctors and paramedics was also politicised in Balochistan. Lockdown, food and financial assistance to needy, pauper, daily wagers, containment of Covid-19 by the Govt of Balochistan were also criticised on the extreme by political, religious and social leaders. But GoB and its leadership, Jam Kamal Khan, overcame all issues and obstacles. Besides, Government of Balochistan has clarity and understands the gravity of Coronavirus and, therefore, follows all policies and plans in conformity with Federal Government. Even the President of Pakistan Dr. Arif Alvi acknowledged the efforts and measures of GoB taken for the containment of Covid-19 during his visit of province the previous day.

Throughout the world where authentic and responsible information and commentary from political, social and health experts are coming up with suggestion, solution and recommendations, the unorthodox, baseless, irresponsible and fiery views are also floating which are trying to affix the virus with Chinese taboo food eaters, religions, declaring the virus divinely wrath to western nations etc. which is all ignorance or concocted schemes to demoralise and defame one and other.

There is no ambiguity in the instance that Covid-19 entered into Balochistan from Iran by the pilgrims infected with Covid-19 from Iran where the pandemic had already spread and infected thousands. Making it a pretext, many miscreants and political dwarfs tried to give it a sectarian colour but their biased designs did not triumph to create political turmoil and anarchy for Covid-19 transmission as it is being done in India where Muslims are being targeted for senseless blame of source and transmission of Coronavirus. The heinous scheme was also being fabricated in Balochistan but the political leadership of Balochista, vigilant citizenry of province paid no heed to it and rejected this narrative wholly.

# ژوب ڈویژن کورونا 19 اور حکومتی اقدامات

رپورٹ:۔ امیر جان لونی

ہمارے ملک میں کرونا وائرس نے مارچ 2020ء میں سر اٹھایا جب پڑوسی ملک ایران سے آنے والے زائرین میں یہ مرض نمودار ہوا صوبائی حکومت کی متعدد اقدامات سے اس مرض کو مذید پھیلنے سے روک دیا گیا اگر چہ اس کے اثرات ابھی تک نمودار ہو رہے ہیں جن میں چند قیمتی جانیں گنوا بیٹھے ہیں ژوب ڈویژن میں اس مرض کی شدت کے خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے کمشنر نے اپنی بھرپور تیاری کر رکھی ہے کمشنر ژوب ڈویژن سہیل

حکومتی اقدامات کی بھرپور معاونت کی صوبائی وزیر سردار عبدالرحمٰن کھیتران جو کہ ان دنوں ضلع بارکھان میں موجود تھے انہیں ڈپٹی کمشنر گل محمد خلجی کی طرف سے کرونا 19 کے حوالے سے بلائے گئے ضلعی آفیسران کے منعقدہ اجلاس میں شرکت کی جس میں

صوبائی وزیر صنعت وتجارت حاجی محمد خان طور اتمان خیل نے بھی ڈی ایچ کیو ہسپتال کا دورہ کیا اور ضلعی انتظامیہ کی طرف سے کئے گئے اقدامات کو سراہا اور اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں کو گھروں میں رہنے کی اپیل کی ۔جبکہ سینیٹر سردار شفیق ترین نے ضلع ژکی میں امدادی سامان تقسیم کی اور صوبائی مشیر متعلقات کے کاکڑ، سردار مسعود خان لونی اور ایم پی اے مولوی نور اللہ نے بھی حلقے کے اندر لوگوں کی ہر ممکن مدد کی۔کورونا 19 کی وجہ

مطابق کاروائی کرنے کا اعادہ کیا، صوبائی وزیر نے ماسک و دیگر ضروری سامان خریدنے کے لیے 1 لاکھ روپے نقد دیئے ۔کمشنر ژوب ڈویژن سہیل الرحمن بلوچ نے کورونا 19 کے سلسلے میں ضلع لورالائی کا دورہ کرتے ہوئے صوبائی سیکرٹری کالجز اینڈ ہائیر ایجوکیشن

الرحمٰن بلوچ نے صوبائی حکومت کی ہدایات کی روشنی میں تمام ڈپٹی کمشنرز کا اجلاس منعقد کر کے انہیں صوبائی کورکمیٹی کیلئے کئے گئے فیصلے اور ہدایات سے آگاہ کیا اور اس عالمی وبائی مرض کے خلاف اپنے اپنے اضلاع میں اقدامات کرنے کی سختی سے عمل درآمد کی ہدایت کی گئی ژوب ڈویژن سے گزرنے والے زائرین کو محفوظ رکھنے کیلئے اور احتیاطی تدابیر کا پابند کیا گیا، متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کی بہتر حکمت عملی سے وہ مرحلہ بہتر طور پر مکمل ہوا پنجاب اور کے پی کے جانے والے زائرین کو احتیاطی تدابیر کے ساتھ پہنچایا گیا، بعد ازیں ہر ضلع میں مقامی طور پر اس مرض کے پھیلنے کا راستہ روکنے اور عوام میں احتیاطی تدابیر اور لاک ڈاؤن کو کامیاب بنانے پر بھرپور توجہ دی گئی جس میں ہر ضلع کے ایم پی اے اور عوامی نمائندوں نے بھی

صوبائی وزیر کو کورونا کے بارے میں مکمل بریفنگ دی گئی، صوبائی وزیر نے تجاویز دیتے ہوئے شرکاء سے کہا کہ کھانے پینے کے تمام ہوٹل، ریڑی، بارکھان و نارکوٹ میں بند رہیں جبکہ پرچون، میڈیکل سٹور اور سبزی کی دکانیں کھلی رہیں ۔تمام غیر ضروری دکانیں مکمل بند رہیں جن، میں مویشی منڈیاں بھی شامل ہونگی صوبائی وزیر کو بتایا گیا کہ ،جن دکانوں کو کھلی رکھنے کی اجازت دی گئی ہے وہ بھی شام 7 بجے بند کیے جائیں گے ،جبکہ میڈیکل سٹور رات بھر کھلے ہونگے ۔ڈپٹی کمشنر گل محمد خلجی نے تمام ضلعی آفیسران اور انتظامیہ کو لاک ڈاؤن پر حکمت عملی بنانے کے خلاف ورزی کی صورت میں قانون کے

محمد ہاشم غلزئی کے ہمراہ کورونا وائرس کے خلاف اقدامات کا جائزہ لیا۔ڈی ایچ کیو ہسپتال میں قائم قرنطینہ سینٹر، ہسپتال گیٹ پر قائم کئے گئے سکریننگ اور شہر کے داخلی اور خارجی راستوں پر سکریننگ چیک کئے گئے ،اس موقع پر ڈپٹی کمشنر لورالائی اسد اللہ خان کاکڑ ،ڈی پی او لورالائی جواد طارق اور دیگر ضلعی و انتظامیہ ان کے ہمراہ تھے ۔کمشنر ژوب ڈویژن اور صوبائی سیکرٹری نے موقع پر موجود لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ کرونا وائرس ایک عالمی مسئلہ ہے اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے ،اس موقع پر صوبائی سیکرٹری کو کئے گئے اقدامات سے تفصیلاً آگاہ کیا گیا جس پر انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا

لوگ گھروں میں محصور ہیں جس کا احساس کرتے ہوئے حکومت نے احساس ایمرجنسی کیش پروگرام شروع کیا اور ہر ایک شخص کو 12 ہزار روپے نقد دیئے جا رہے ہیں ۔ژوب ڈویژن کے تمام اضلاع میں شفاف طریقے سے یہ امدادی کا روائی جاری اور سلسلہ وار لوگ رقم وصول کر رہے ہیں اور روزانہ لاکھوں روپے تقسیم ہو رہے ہیں ہر ضلع کے دوردراز علاقوں میں بھی احساس پروگرام مراکز قائم کئے گئے ہیں۔عوامی سطح پر انتظامیہ سے تعاون جاری ہے کسی بھی مشکل حالت میں کمشنر کی جانب سے قائم کمیٹیاں فوری اقدامات کرینگی اس وقت ڈپٹی کمشنر صاحبان حکومتی احکامات کے مطابق زائرین کی نگرانی کر رہے ہیں ۔اور احتیاطی تدابیر سے عوام کو آگاہ کرنے کیلئے ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔

# کوئٹہ لاک ڈاؤن اور کرونا وائرس

تحریر:۔ مسعود زلمے

صوبائی حکومت کے بعض اہم اقدامات کی بلوچستان میں کرونا وائرس کی وجہ سے حالات اتنے بہترین ہوئے ۔لیکن مشکل خدشات کی وجہ سے بلوچستان حکومت نے لاک ڈاؤن میں مزید 5 مئی تک توسیع کا اعلان کیا لاک ڈاؤن سے کرونا وائرس کی منتقلی میں کمی ضرور آئے گی اور نئے مریض کم ہوں گے لاک ڈاؤن سے جو معاشی بیماری جنم لے رہی ہے اس کے بارے میں بھی حکومت کو فوری اقدامات کی ضرورت ہے کرونا وائرس کے برعکس معاشی بیماری سے لوگ زیادہ متاثر ہوسکتے ہیں کیونکہ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگ ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر گزر بسر کرتے ہیں ان حالات میں یہ لوگ کب تک اپنے آپ کو تسلی دیتے رہیں گے کوئٹہ میں لاک ڈاؤن کی صورتحال کا عرصہ کو ایک مہینے سے زیادہ ہوا ہے کوئٹہ میں تاجر برادری نے اپنے تحفظات ظاہر کیے ان کا کہنا ہے کہ ہمیں اس مشکل وقت میں لاک ڈاؤن میں نرمی کی ضرورت ہے کیونکہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے والا ہے اور اس وقت کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آتی ہے۔ لہذا ہمیں روزانہ کی بنیاد پر کچھ گھنٹوں کا وقت دیا جائے جن میں ہم اپنے کاروبار کو چلا سکیں اب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ حفاظتی اقدامات کو مدنظر رکھتے ہوئے معاشی پہیہ چلنے دیں جس سے عام لوگوں کے گھروں میں چولہے ٹھنڈے نہ پڑے جائیں اور وہ یہ ماہ رمضان سکون و خوشحالی کے ساتھ گزارے سکیں جن کے معاشی مجبوریوں کا ازالہ ممکن ہو سکے۔کرونا وائرس سے آگاہی اور احتیاطی تدابیر کے بارے میں حکومتی اقدامات کو اور بھی تیز اور موثر انداز سے ترتیب دینے کی ضرورت ہے ماہ رمضان میں عبادات کا سلسلہ مساجد میں زیادہ ہوتا ہے اور ان دنوں عام دنوں کے مقابلے میں مساجد میں رش بڑھ جاتی ہے جو کہ کرونا وائرس کے پھیلاؤ کا سبب بن سکتا ہے اسی لیے ماہ رمضان کے دوران آگاہی مہم اور احتیاطی تدابیر کے بارے میں معلومات میں اضافہ کیا جائے۔گزشتہ روز وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی صدارت میں اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا جس میں کرونا وائرس کا مقامی سطح پر پھیلاؤ کو تشویشناک قرار دیا گیا،کوئٹہ کے اسپتالوں میں دی گئی سہولیات اور ضروریات کا جائزہ لیا گیا فاطمہ جناح چیسٹ ہسپتال اور جنرل ہسپتال کے آکسیجن پلانٹ کی اپ گریڈیشن کی منظوری ،دی گئی اجلاس کو بتایا گیا کہ کوئٹہ میں 5000 رینڈم ٹیسٹنگ کی تیاری مکمل ہوگئی ہے اور بہت جلد فلور ملوں کو گندم کی فراہمی شروع کر دی جائے گی محکمہ صحت کے مطابق اب تک 5801 افراد کی ٹیسٹ لیے گئے جن میں 30 نئے افراد میں کرونا وائرس کی تصدیق کے ساتھ مجموعی متاثرہ افراد کی تعداد 495 ہوگئی ہے۔روزانہ کی بنیاد پر متاثرہ افراد کی تعداد 19 اپریل کو سب سے زیادہ تھی جو کہ 56 بتائی گئی ۔اب تک بلوچستان میں کرونا وائرس سے 6 اموات ہو چکے ہیں اور مجموعی طور پر کرونا وائرس سے 161 افراد صحت یاب ہوئے ہیں کرونا وائرس سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اور آگاہی بے حد ضروری ہے صوبائی حکومت معاشی مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے لاک ڈاؤن میں مشروط نرمی کرے تا کہ سفید پوش افراد حکومتی طریقہ کار کے مطابق اپنا کام چلا سکیں۔

# کوویڈ۔19 کی جنگ، انفرادی طور پر لڑنی ہے

تحریر:۔ تیمور خان کاکڑ

ناوول کورونا وائرس (کوویڈ۔19) دنیا کی بیشتر آبادی کیلیے اب انجانا لفظ نہیں رہا ہے۔ اس وائرس کی تباہ کاریاں معاشی میدان میں ہو یا انسانی جانوں کی اس ننھے وائرس کے سامنے بےبسی ہیں یہ موضوع دنیا جہاں کے تمام میڈیا ذرائع خواہ الیکٹرانک ہو، پرنٹ ہو یا سوشل میڈیا اور کوئی بھی زبان ہو کورونا وائرس ہی موضوع بحث بنا ہوا ہے۔جس کے روک تھام کے لیے تمام ممالک، ترقی یافتہ ممالک سے لیکر ترقی پذیر دنیا تک سب اس وائرس سے اپنے اپنے انداز میں نبرد آزما ہیں جس نے پوری دنیا کو لاک ڈاؤن کرنے پر مجبور کر دیا ہے یہ وہی لاک ڈاؤن ہے جس کا کشمیری مظلومین گزشتہ نو ماہ سے سامنا کر رہے ہیں۔ اس وائرس سے تمام ممالک اپنے اپنے وسائل کے مطابق نمٹنے کی سعی کر رہے ہیں مگر یہ وائرس ہے کہ پھیلتا ہی جارہا ہے اس کی پھیلنے کے اسباب کیا ہیں یہ سمجھنے کی کوشش کریں تو اس کی بہتر روک تھام ہو پائے گی۔ پھیلنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عوام اس کو اپنا مسئلہ سمجھتے نہیں بلکہ حکومت کا مسئلہ سمجھتے ہیں جبکہ درحقیقت وائرس عوام پر حملہ آور ہے۔ اس بات سے بھی انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ حکومتیں بنتے ہی عوام کے فلاح و بہبود کیلیے ہیں مگر اس وائرس کے پھیلاؤ کی نوعیت یکسر الگ ہے کیونکہ اس کا تاحال کوئی علاج دریافت نہیں ہوا ہے جس کا گلہ شکوہ حکومت سے کیا جاسکے کہ لاپرواہ اور غافل حکومت ہے۔ترقی یافتہ ممالک کے نظام صحت میں اتنی استعداد نہیں ہے کہ وہ بھی بہتر انداز میں اس وائرس کے متاثرین کو سنبھال سکیں۔وہاں ترقی پذیر ممالک کی بات کرنا ہی نامناسب ہے۔جس کی پھیلاؤ کو روکنے کیلیے حکومتیں لاک ڈاؤن کرنے پر مجبور ہوگئیں ہیں کہ کسی نہ کسی طرح سے عوام کو اس وبا سے بچایا جاسکے مگر عوام یہ دیکھنے بھی باہر آتی ہے کہ لوگ باہر آئے ہیں یا نہیں۔ دنیا بھر کی حکومتیں الیکٹرانک ،پرنٹ اور سوشل میڈیا پر احتیاطی تدابیر اپنانے کا مہم چلا رہے ہیں مگر عوام ہے کہ سمجھنے کی زحمت ہی نہیں کر رہی کیوں کہ کوویڈ۔19 کے خلاف جاری جنگ کو عوام اپنی جنگ ہی نہیں سمجھتی بلکہ الٹا ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور ان کے عظیم تر مفاد میں ہونے والے لاک ڈاؤن کو حکومت کی فضول مشق سمجھ کر اسے نظر انداز کیا جارہا ہے جیسا کہ لاک ڈاؤن سے حکومت کو فائدہ مل رہا ہو۔جبکہ درحقیقت لاک ڈاؤن سے خود حکومتوں کے راتوں کی نیندیں آڑی ہوئی ہے بلکہ ان کی معیشت بیٹھ گئے ہیں۔ بلکہ غریب اور دیہاڑی دار مزدور فاقوں پر آگئے ہیں جو آگے چل کر ان حکومت کے لئے اور مشکل کھڑی کر دیں گے ایک کہاوت ہے کہ علاج سے پرہیز بہتر ہے جبکہ ابھی تو اس وبا کا کوئی علاج بھی دریافت نہیں ہوا ہے مگر اس سے بچاؤ کا طریقہ تو موجود ہے جسے اپنا کر خود کو اور اپنے پیاروں کو بچایا جاسکتا ہے پہلے اقدام کے طور پر اس کے خلاف جاری جنگ کو عوام نے اپنی جنگ سمجھنا ہوگا اور اس وباء کو عوام نے اپنا مسئلہ سمجھنا ہوگا اگر اس جاری جنگ کو اپنی جنگ نہیں سمجھیں گے تو اس کی متاثرین پچیس لاکھ کی بجائے کروڑ تک جا پہنچیں گے۔ اور اموات ایک لاکھ 75 کے بجائے (خدا نہ کرے) کئی گنا بڑھ جائیں گی۔انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کے شرف سے نوازا ہے جس کے لئے پوری کائنات کا تسخر کرنا مشکل نہیں ہے۔اس جان لیوا وائرس سے جاری جنگ جیتنا بھی ضروری ہے۔اور انسانیت کی بقاء کیلئے اس جنگ کو جیتنا بھی چاہیے جو مشکل ہرگز نہیں ہے۔اس وائرس کا وجود چونکہ اتنا نہیں ہے کہ روایتی جنگوں کی طرح ان کے خلاف لڑا جاسکے یہ جنگ روایتی ہتھیاروں کی نہیں بلکہ بحیثیت انسان اپنے شعور،فہم اور ادراک سے لڑنا ہوگا ضد، انا، گھمنڈ اور تمسخر سے ہم جنگ کو اس بری سے ہار جائیں گے۔ ہمیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں (اللہ تعالیٰ نہ کریں) لاشیں اٹھانی پڑیں گی یہ جنگ چونکہ شعور،فہم اور ادراک سے لڑی جانے والی جنگ ہے جنگ کی پہلی اسٹریٹیجی کے طور پر سب سے پہلے عوام کو اس جنگ کو اپنی جنگ سمجھنا ہوگا دوسرے مرحلے میں شعور اور فہم کے ہتھیار سے ضد، گھمنڈ اور انا سے نہیں۔اس کو شکست فاش دے دینا ہوگا شعور اور فہم کا تقاضہ یہی ہے کہ حکومت کی جانب سے جاری کردہ احتیاطی تدابیر پر من و عن نہ صرف خود عمل کرنا ہوگا بلکہ جو اس جاری جنگ سے بے خبر یا عالم ہے ان کو بھی احتیاطی تدابیر اپنانے سے متعلق آگاہ کرنا ہوگا تا کہ اس جاری جنگ کی جیت کو جلد سے جلد شرمندہ تعبیر کیا جاسکے جس کے لیے اپنی روزمرہ کی ترجیحات کی لسٹ بھی بنائی جا سکتی ہے جس میں انتہائی ضروری کام کر لیے جائے جبکہ دوسری ترجیحات والے کام وبا ختم ہونے تک یا جب تک ممکن ہو ٹال دیا جائے تا کہ باہر جانے کی ضرورت کم سے کم پیش آئیں اور جو ضروری کام ہو ان کو بھی قریبی سٹور پر پورا کرنے کی کوشش کی جائے تا کہ زیادہ دیر باہر رہنے کی نوبت نہ رہے، باہر جاتے وقت ماسک کا استعمال ضرور کریں عدم دستیابی پر کسی موٹے کپڑے سے بھی منہ ڈھانپا جاسکتا ہے۔ باہر سماجی دوری کا بھی ہر صورت خیال رکھا جائے اور باہر سے سودا سلف پر گھر آتے ہی سب سے پہلے صابن یا ہینڈ واش سے ضرور ہاتھ دھوئیں۔ہاتھ دھوئے بنا آنکھوں، منہ اور ناک کو چھونے سے گریز کریں انتہائی ضرورت کے علاوہ کسی صورت گھروں سے باہر نہ جائیں نہ یہ دیکھنے باہر جائیں کہ لوگ باہر آئے ہیں یا نہیں۔ یہ جاری جنگ ہر ایک نے ذاتی طور پر لڑنی ہے ان احتیاطی تدابیر پر عمل کریں گے تو انسان کی جیت اور وائرس کی شکست یقینی ہے۔اس وباء نے ایک اور حقیقت بھی افشا کردی ہے کہ سرمایہ دار (سب کی بات نہیں کر رہا) کس قدر بے رحم ہے جو دہائیوں تک کماتے رہے ہیں مگر چند مہینوں کی تنخواہیں اپنی محنت کش بھائیوں کو مشکل کی اس گھڑی میں نہیں دے سکتے ہیں۔جس نے رائج معاشی نظام پر بھی سوالات کھڑے کردیے ہیں کہ موجودہ معاشی نظام کو ہر صورت بدلا جائے اور اس کی جگہ ایسا کامیاب معاشی نظام لایا جائے جس میں کسی کو بھوکے پیٹ سونے، لاعلاج مرنے اور بے تعلیم رہنے کا خوف نہ ہو۔دنیا کی معاشی نظاموں کو آزما کے دیکھ چکی ہے جو بحران کے وقت مکمل ناکام ثابت ہوئے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ اسلام کے معاشی نظام کو اپنایا جائے جس میں بنی نوع انسان کی بقاء مضمر ہے۔

# کوویڈ۔19 اور ضلع قلات میں حکومتی اقدامات

تحریر:۔ اقبال بلوچ

چین کے صوبے ووہان سے شروع ہونے والے نوول کرونا وائرس نے اب تک دنیا کے 210 ممالک میں 2،430،728 افراد کو متاثر کیا ہے۔جس سے روز بروز اضافہ بھی ہو رہا ہے جبکہ اس وائرس کی وجہ سے تادم تحریر 166،271 افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں۔جبکہ 113000 مریض صحتیاب ہوئے ہیں۔عالمی وباء کوویڈ 19 یا کرونا وائرس نے جہاں دنیا بھر میں تباہی مچا رکھی وہیں پاکستان بھی اسکے اثرات سے محفوظ نہیں رہا ۔ پاکستان میں اس سے متاثرین کی تعداد 8414 بتائی جاتی ہے جبکہ اسکی زد میں سب سے زیادہ صوبہ سندھ اور پنجاب آئے ہیں۔ بلوچستان میں حالیہ وباء نے 376 افراد کو متاثر کیا ہے۔ 144 افراد صحت یاب ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے ہیں۔اس مہلک وائرس نے ایک طرف لاکھوں انسانی زندگیوں کا خاتمہ کیا ہے تو دوسری طرف عالمی معیشت، سماجی ڈھانچے، تعلیمی نظام سمیت دیگر معمولات زندگی کو بری طرح سے متاثر کیا ہے۔ ابتدائی ایام میں چین میں تباہی مچانے والے سارس خاندان سے تعلق رکھنے والے اس نئے وائرس نے وقت کے ساتھ ساتھ یورپ اور دوسرے براعظموں کا سفر دنوں اور بعض جگہوں پر گھنٹوں میں طے کیا۔اس کی شدت اور پھیلاؤ کی وجہ سے عالمی ادارہ صحت کی جانب سے اسے پینڈیمک بیماری قرار دیا گیا۔ یورپ میں اٹلی اور سپین کرونا وائرس سے سب زیادہ متاثر ہوئے جہاں گزشتہ ہفتوں میں 24 گھنٹوں میں 1200 اموات ہوئے۔نوول کرونا وائرس کی علامات میں شدید بخار، کھانسی، بار بار چھینکنا، اور پھیپھڑوں کے متاثر ہونے جیسے علامات شامل ہیں۔ اس بیماری کی ابھی تک کوئی ویکسین یا دوا ایجاد نہیں کی گئی تاہم ماہرین کا خیال ہے کہ اس سال کے وسط تک اس سلسلے میں پیشرفت کا امکان ہے۔ فی الوقت متاثرہ مریضوں کو بخار، کھانسی اور دیگر انفیکشنز کی دوائیوں کی مدد سے صحتیابی کی طرف لایا جارہا ہے۔ یہ وائرس متاثر شخص سے دوسرے افراد میں فوری طور پر منتقل ہوجاتا ہے۔اس کے بچاؤ کا واحد حل احتیاط اور بار بار ہاتھ دھونے کو قرار دیا جاتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی وضع کردہ احتیاطی تدابیر میں سماجی فاصلے اور زیادہ سے زیادہ گھروں کے اندر رہنے کی ہدایات کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں لاک ڈاؤن کے ذریعے اس مہلک وباء سے نمٹا جارہا ہے۔ اسکی کامیابی کی مثال ہمسایہ ملک چین سے لی جاسکتی ہے جہاں موثر لاک ڈاؤن اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے بعد وہاں نہ صرف اس وائرس کو شکست دی گئی بلکہ اسے مزید پھیلنے سے روکا گیا۔تاہم تیسری دنیا کے ممالک میں بالعموم اور جنوبی ایشیائی ممالک میں غربت کی شرح جو پہلے ہی بہت زیادہ ہے وہاں طویل لاک ڈاؤن کی وجہ سے دیہاڑی دار مزدور طبقہ نان شبینہ کا محتاج ہو کر رہ گئی ہے۔ ان متاثرہ ممالک میں پاکستان بھی شامل ہے۔مزدور طبقے کی دادرسی کیلیے وفاقی حکومت نے احساس کفالت پروگرام وضع کیا ہے جسکی مدد سے مفلس نادار اور روزانہ مزدوری کرنے والے افراد کی مدد کی جارہی ہے۔ وفاقی حکومت نے بلوچستان کے لیے کیلئے 1,312,752,000 روپے فراہم کئے ہیں جس میں سے صوبائی حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق اب تک 109,336 مستحق خاندانوں میں یہ عطیات تقسیم کی جاچکی ہیں۔ جبکہ باقی امدادی پر سرگرمیاں جاری ہیں۔صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے جنوب میں 137 کلومیٹر کے فاصلے پر کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر واقع ضلع قلات میں بھی کرونا وائرس کے تدارک کیلیے ٹھوس اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ دیگر اضلاع کی طرح یہاں بھی لاک ڈاؤن پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر قلات شبیک بلوچ اور ضلعی انتظامیہ نے وائرس کے ضلع میں پھیلنے سے روکنے کیلیے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں۔جن میں بازاروں میں مکمل لاک ڈاؤن، ڈبل سواری پر پابندی اور دو افراد سے زائد کے اجتماع پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اسکے علاوہ جمعہ کی باجماعت نماز کو بھی محدود کرلیا گیا ہے جس کیلیے دینی جماعتوں اور علماء و مشائخ ضلعی انتظامیہ کیساتھ بھرپور تعاون کررہی ہے۔ اب تک کی اطلاعات کے مطابق ضلع قلات میں کرونا کے ایک مشتبہ مریض کی نشاندہی کی گئی تھی جنہیں ٹیسٹ منفی آنے پر فارغ کیا گیا ہے۔ضلع میں ابھی تک مکمل لاک ڈاؤن ہے۔ تاہم اشیاء خوردونوش کی دکانیں، پھلوں اور سبزیوں کی دکانیں، نان بائی بیکری، گوشت اور دیگر اشیاء ضروریہ کی دکانیں کھلی ہیں جو ضلعی انتظامیہ کی سرپرستی میں سماجی فاصلے کے مروجہ اصولوں کے مطابق لوگوں کو روزمرہ کے اشیاء کی فراہمی یقینی بنائے ہوئے ہیں۔خوش قسمتی سے ضلع قلات میں ابھی تک کرونا وائرس کا کوئی مثبت کیس سامنے نہیں آیا ہے۔جبکہ محکمہ صحت کے حکام نے کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلیے ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال قلات اور مختلف جگہوں پر قرنطینہ مراکز قائم کیے ہیں۔ جن میں کرونا کے مشتبہ مریضوں کے ٹیسٹ اور خون کے نمونے حاصل کیے جائیں گے۔علاوہ ازیں اپریل کے مہینے سے صوبہ سندھ اور ضلع کچھی سے آنیوالے خانہ بدوشوں کی مکمل سکریننگ کی جارہی ہے تا کہ عوام کو کرونا کے ممکنہ حملوں سے بچایا جاسکے۔ اس سلسلے میں تحصیل منگچر اور قلات کے تمام داخلی راستوں پر سخت چیکنگ مکمل سکریننگ اور تحقیقات کے بعد خانہ بدوشوں کو ضلع میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ قرنطینہ سینٹر منگچر میں خانہ بدوشوں کی چیک اپ جاری ہے جن میں سے یہاں آمدہ اطلاعات کے مطابق اب تک 250 سو سے زائد افراد کا چیک اپ کیا گیا ہے جبکہ دیگر افراد کی سکریننگ جاری ہے۔بلوچستان کے غریب اور نادار افراد کو راشن کی فراہمی کے لئے حکومت بلوچستان نے صوبے کے 33 اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو 765 ملین روپے ضلع قلات کے لیے ایک کروڑ 50 لاکھ روپے جاری کردیے گئے ہیں۔ضلعی انتظامیہ اور ڈپٹی کمشنر قلات شبیک بلوچ کی سربراہی میں امدادی رقوم کی تقسیم کا عمل جاری ہے۔اس کے علاوہ دیہاڑی دار طبقے کی دادرسی کیلئے ضلع کے دوردراز علاقوں میں بھی اشیاء خوردونوش تقسیم کی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں سول سوسائٹی کے نمائندے بھی ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ملکر غریب اور مستحق خاندانوں میں کھانے پینے کی اشیاء اور دیگر سامان کی تقسیم میں پیش پیش ہیں۔دوسری جانب صوبائی حکومت کی طرف سے مرحلہ وار لاک ڈاؤن میں نرمی کے نتیجے میں مختلف شعبہ جات سے منسلک افراد کو کاروبار کھولنے کی اجازت دی گئی ہے جو سماجی فاصلے کے اصولوں کے مطابق اپنی دکانیں کھول سکیں گے ان میں پلمبر حجام الیکٹریشن مکینک زرعی مشنری مکینک سیمنٹ پلانٹ کھاد انڈسٹری اینٹوں کے بھٹے ڈرائی کلینرز بلڈنگ میٹیریل کی دکانیں، سینٹری شاپ، فیکٹریز ٹائلز کی دکانیں درزی کی دکانیں، کریانہ، دودھ دہی کی دکانیں صبح 6 سے رات 9 بجے تک کھلی رہیں گی۔اسکے علاوہ ویٹرنری اسپتال ای کامرس سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ فلاحی تنظیموں کے دفاتر بک شاپس فوٹو کاپی کی دکانیں کارپینٹرز رنگ ساز مستری مزدور میڈیکل سٹورز 24 گھنٹے جبکہ الیکٹرک سٹور شٹرنگ سٹور بیکریز بنک ہارڈ ویئر شاپ لیبارٹریز نجی ہاسپٹل و میڈیا انڈسٹری وغیرہ صبح سے 9 بجے سے شام 5 بجے تک کھلی رہیں گی۔مندرجہ بالا شعبوں سے منسلک افراد کیلئے ماسک ضروری قرار دیا گیا ہے جبکہ دکان مالکان کو ہینڈ سینیٹائزر لازمی ساتھ رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔عوامی حلقوں کی جانب سے جہاں صوبائی حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہا گیا ہے یہ مطالبہ بھی زور پکڑتا جارہا ہے کہ ماہ صیام کے آمد سے قبل ہی ضلع کے مزدور اور پسے ہوئے افراد کو خوراک اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی فوری طور پر یقینی بنائی جائے۔ اس سلسلے میں خصوصاً شہر میں روزانہ کی بنیادوں پر کام کرنے والے مزدور، گدھا گاڑی مالکان، چنگ چی رکشہ چلانے والے مزدور، ہوٹلوں پر کام کرنے والے افراد سمیت مختلف دکانوں پر کاریگر و مزدور طبقے کی جانب سے حکومت سے بارہا اپیل کی جارہی ہے کہ حکومت لاک ڈاؤن میں انہیں کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی یقینی بنائے۔امید کی جانی چاہیئے کہ صوبائی حکومت بالخصوص صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو ضلع کے غریب اور مستحق افراد کی دادرسی کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔

☆☆☆☆☆☆

# Shobiz شوبز

## اللہ تعالیٰ ہم سب کو مشکل گھڑی سے نکالے، ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرے، ماورا حسین

**میں سورج کے نیچے والی پوری دنیا کیلئے دعا گو ہوں، انشااللہ یہ وقت بھی گزر جائیگا، اللہ ہم سب پر رحم کرے، ٹوئٹ**

لاہور (مسائل نیوز) پاکستان شوبز انڈسٹری کی معروف اداکارہ ماورا حسین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ درمیان بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو بہت سی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے متعدد تکالیف

برداشت کر رہے ہیں۔' انہوں نے لکھا کہ 'میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے آسانیاں پیدا کرے۔ ماورا حسین نے لکھا کہ 'میری اللہ تعالیٰ سے بس دعائیں ہی دعائیں ہیں۔' اداکارہ نے لکھا کہ 'انشااللہ یہ وقت بھی گزر جائے گا، اللہ ہم سب پر رحم کرے آمین۔' انہوں نے اپنے ٹوئٹ میں ہیش ٹیگ CoronaInPakistan اور Covid19 بھی استعمال کیے۔

ہم سب کو اس مشکل گھڑی سے نکالے اور ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ پاکستان کی نامور اداکارہ ماورا حسین نے مائیکرو بلاگنگ سائٹ ٹوئٹر پر ایک ٹوئٹ کیا جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مشکلات سے ختم کرنے کی دعا کی۔ ماورا حسین نے اپنے ٹوئٹ میں لکھا کہ 'میں سورج کے نیچے والی پوری دنیا کیلئے دعا گو ہوں۔' اداکارہ نے لکھا کہ 'مجھے اس بات کا احساس ہے کہ ہمارے

## ہالی ووڈ اسٹار بریڈ پٹ نے ڈاکٹر فاؤچی کا روپ دھار کر امریکی صدر کا خوب مذاق اڑایا

نیو یارک (مسائل نیوز) ہالی ووڈ اسٹار بریڈ پٹ نے کورونا وائرس کے خلاف امریکی صدر کی ٹیم کے اہم رکن اور ماہر وبائی امراض ڈاکٹر انتھونی فاؤچی کا خواب پورا کر دیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق ہالی ووڈ اسٹار بریڈ پٹ نے سیٹر ڈے نائٹ لائیو (ایس این ایل) ٹی وی شو میں ڈاکٹر انتھونی فاؤچی کا روپ دھارا اور کورونا سے متعلق امریکی صدر کے بیانات کا مذاق اڑایا۔ ہالی ووڈ اسٹار بریڈ پٹ کے چاہنے والے اس وقت حیران ہو گئے جب انہوں نے ہفتے کے روز آنے والے شو کو دیکھنے کے لیے ٹی وی کھولا۔ اداکار بریڈ پٹ نے ڈاکٹر انتھونی فاؤچی کا روپ دھارے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے کورونا وائرس سے متعلق حالیہ بیانات کی وضاحت کرنا شروع کی۔ شو ختم کرنے سے پہلے اداکار بریڈ پٹ نے اپنی وگ اتاری اور انہوں نے ڈاکٹر انتھونی فاؤچی سمیت کورونا وائرس کے خلاف فرنٹ لائن پر کام کرنے والے تمام تر ہیلتھ ورکرز کا شکریہ بھی ادا کیا۔

## شہرہ آفاق ڈرامہ سیریل "ان کہی" پی ٹی وی ہوم لاہور سینٹر سے دوبارہ آن ائیر

لاہور (مسائل نیوز) پی ٹی وی ہوم لاہور سینٹر سے شہرہ آفاق ڈرامہ سیریل "ان کہی" کا دوبارہ سے آغاز کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق تقریباً پچیس سال قبل ڈرامہ سیریل "ان کہی" پی ٹی وی سے آن ائیر ہوئی تھی اور مذکورہ ڈرامہ کو عوامی سطح پر بے حد مقبولیت ملی تھی۔ اس ڈرامہ سیریل میں اداکارہ شہناز شیخ، شکیل اور جاوید شیخ نے مرکزی کردار نبھائے تھے اور اب اس ڈرامہ کو پی ٹی وی ہوم لاہور سینٹر سے دوبارہ سے آن ائیر کر دیا گیا ہے اور عوامی حلقوں اس ڈرامہ سیریل کو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ ڈرامہ سیریل کی وجہ سے جاوید شیخ کیلئے فلم انڈسٹری کے دروازے کھلے تھے۔

## اللہ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے، وہ ہم سب کی دعائیں سن رہا ہے، عائزہ خان

**ان کے پیغام کو لاکھوں لوگوں نے پسند کیا جبکہ ہزاروں لوگوں نے انہیں جوابات بھی دیئے**

کراچی (مسائل نیوز) پاکستان کی معروف اداکارہ عائزہ خان نے مسلمانوں کو ماہ رمضان کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے، وہ ہم سب کی دعائیں سن رہا ہے۔ اداکارہ عائزہ خان نے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر پیغام کو لاکھوں لوگوں نے پسند کیا جبکہ ہزاروں لوگوں نے انہیں جوابات بھی دیئے۔ پاکستان کی معروف اداکارہ عائزہ خان نے مسلمانوں کو ماہ رمضان کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے، وہ ہم

لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہمارے بڑوں کا سایہ ہمیشہ ہم پر اسی طرح قائم رکھے جو بیمار ہیں ان کو صحت دے اور ہم پر رحم کرے، بیشک اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعائیں سن رہا ہے۔ عائزہ خان نے اپنے پیغام کے ساتھ ماہ رمضان کے چاند کی تصویر بھی شیئر کی۔ ان کے

سب کی دعائیں سن رہا ہے۔ اداکارہ عائزہ خان نے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہمارے بڑوں کا سایہ ہمیشہ ہم پر اسی طرح قائم رکھے جو بیمار ہیں ان کو صحت دے اور ہم پر رحم کرے، بیشک اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعائیں سن رہا ہے۔

## علی ظفر کا رمضان المبارک میں اپنی روح کو پاک کرنے کا مشورہ

لاہور (مسائل نیوز) اداکار گلوکار علی ظفر نے رمضان المبارک میں اپنی روح کو پاک کرنے کا مشورہ دے دیا۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ آیئے ہم رمضان المبارک کے اس مقدس مہینے کے اصل جوہر سے مربوط ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایک گہری سطح پر اپنے خالق حقیقی سے جڑیں، اپنے عمل اور لفظوں سے اپنے روح کو پاک کریں۔ اس رحمتوں والے مہینے میں اچھے اور نیک کام کریں اور دوسروں کی مدد کریں۔ انہوں نے کہا عبادات کرکے ڈھیروں دعائیں مانگیں، اللہ اپنی خاص رحمتیں اور برکتیں نازل کریں گے۔ اس مقدس مہینے کی بدولت کورونا وائرس سے بنے حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔

## آج کے حالات دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے' سخاوت ناز

لاہور (مسائل نیوز) نامور کامیڈین اداکار سخاوت ناز نے کہا ہے کہ آج کے حالات دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے اور خدا کی ذات سے دعا ہے کہ وہ ہمیں جلد اس وباء سے نجات دے۔ ایک انٹرویو میں سخاوت ناز نے کہا کہ کورونا وائرس سے معمولات زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور ایسے لوگ جو روزانہ کی اجرت پر اور تنخواہوں پر کام کرتے ہیں ان کے لئے زندگی گزارنا مشکل ہو گیا ہے۔ ایسے سفید پوش خاندان بھی ہیں جن کے گھروں میں فاقے شروع ہو گئے ہیں لیکن وہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلا کر اپنی عزت نفس کو مجروح نہیں کرنا چاہتے۔ میری مخیر حضرات اور فلاحی تنظیموں سے درخواست ہے کہ وہ سفید پوش طبقے کا بھرم رکھیں اور ان کی ایسے مدد کریں جس طرح اسلام میں اس کا حکم دیا گیا۔

## اللہ تعالیٰ ماہ مقدس میں ہم سب پر رحم کرے، ہمیں طاقت دے، مہوش حیات

**مایوسی کے وقت میں امید قائم رکھنا بہت بڑا امتحان ہے، آج ہمیں دعاؤں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، ٹوئٹ**

کراچی (مسائل نیوز) پاکستان کی ڈرامہ اور فلم انڈسٹری کی معروف اداکارہ مہوش حیات نے رمضان المبارک سے متعلق پیغام میں کہا ہے کہ اندھیرے اور مایوسی کے وقت میں امید قائم رکھنا کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ مہوش حیات کے اس پیغام کو ان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر کچھ ہی گھنٹوں میں ہزاروں لوگوں نے پسند کیا اور انہیں متعدد جوابی ٹوئٹس اور میسجز بھی کیے گئے پاکستان کی

بہت بڑا امتحان ہے، آج ہمیں دعاؤں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر مہوش حیات نے ایک پیغام میں مسلمانوں کو ماہ رمضان کی مبارک باد دی اور لکھا کہ اللہ تعالیٰ اس مقدس ماہ رمضان میں ہم سب پر رحم کرے اور ہمیں طاقت دے۔ اندھیرے اور مایوسی کے وقت میں امید قائم رکھنا بہت بڑا امتحان ہے، آج ہمیں دعاؤں

ڈرامہ اور فلم انڈسٹری کی معروف اداکارہ مہوش حیات نے رمضان المبارک سے متعلق پیغام میں کہا ہے کہ اندھیرے اور مایوسی کے وقت میں امید قائم رکھنا بہت بڑا امتحان ہے، آج ہمیں دعاؤں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر مہوش حیات نے ایک پیغام میں مسلمانوں کو ماہ رمضان کی مبارک باد دی۔

## اداکارہ ہانیہ عامر کی مداحوں سے اللہ تعالیٰ کے قریب اور انسانوں سے دور رہنے کی اپیل

**کورونا وائرس کے پیش نظر آپ خود اور اپنے پیاروں کی حفاظت کریں**

لاہور (مسائل نیوز) پاکستانی اداکارہ ہانیہ عامر نے مداحوں سے اللہ تعالیٰ کے قریب اور انسانوں سے رہیں تاکہ ہم سب مل کر اس وائرس کو شکست دے سکیں۔ پاکستانی اداکارہ ہانیہ عامر نے مداحوں سے

دور رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ کورونا وائرس کے پیش نظر آپ خود اور اپنے پیاروں کی حفاظت کریں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ کورونا وائرس کے پیش نظر آپ خود اور اپنے پیاروں کی حفاظت کریں اور گھروں تک ہی محدود اللہ تعالیٰ کے قریب اور انسانوں سے دور رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ کورونا وائرس کے پیش نظر آپ خود اور اپنے پیاروں کی حفاظت کریں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ کورونا وائرس کے پیش نظر آپ خود اور اپنے ہے۔

## حسن خان نے پی ٹی وی ہوم کراچی سنٹر سے رمضان ٹرانسمیشن کا آغاز کر دیا

**پی ٹی وی میری پہلی محبت ہے یہاں سے آنے والی پیشکش کو مسترد نہیں کر سکتا' گفتگو**

لاہور (مسائل نیوز) نامور اداکار احسن خان نے پی ٹی وی ہوم کراچی سنٹر سے رمضان ٹرانسمیشن کا آغاز کر دیا۔ احسن خان نے ہر سال کی طرح امسال بھی پی ٹی وی نامور شخصیات کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ احسن خان نے کہا کہ پی ٹی وی میری پہلی محبت ہے اور جب بھی مجھے پی ٹی وی کی جانب سے پیشکش ہوتی ہے تو میں انکار نہیں کر

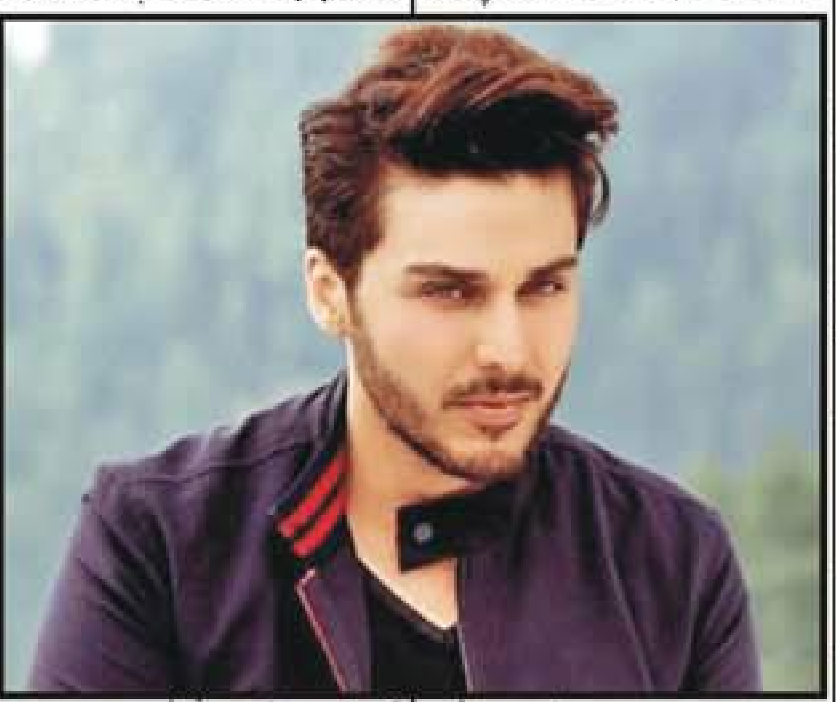

سے معاہدہ کیا ہے اور وہ رمضان المبارک میں پی ٹی وی ہوم کراچی سنٹر سے روزانہ رمضان ٹرانسمیشن کیا کریں گے۔ اس میں مذہبی سکالرز کے ساتھ شوبز سے تعلق سکتا۔ مجھے امسال بھی متعدد نجی ٹی وی چینلز سے رمضان ٹرانسمیشن میں میزبانی کرنے کی پیشکش کی گئی تھی لیکن میں نے پی ٹی وی کو ترجیح دی۔

## "فنکار زندہ باد" تنظیم سے کوئی تعلق نہیں، کوئی بھی جھانسے میں نہ آئے' میرا

لاہور (مسائل نیوز) اداکارہ میرا نے کہا ہے کہ "فنکار زندہ باد" تنظیم سے کوئی تعلق نہیں اور میری پرستاروں اور عوام سے اپیل ہے کہ وہ کسی جھانسے میں نہ آئیں۔ اداکارہ میرا نے کہا کہ کراچی سے تعلق رکھنے والے ایس اے خان نامی کسی شخص نے "فنکار زندہ باد" نامی تنظیم بنائی ہے اور مجھے اس کا سرپرست ظاہر کیا گیا ہے۔ خود ساختہ طور پر میرا نام اس تنظیم سے منسوب کیا جا رہا ہے کہ میں اس کی سرپرست ہوں۔ میں ایس اے خان نامی کسی شخص کو بالکل بھی نہیں جانتی اور میری پرستاروں اور عوام سے اپیل ہے کہ وہ میرے نام پر کسی جھانسے میں نہ آئیں۔ اداکارہ میرا نے کہا ہے کہ "فنکار زندہ باد" تنظیم سے کوئی تعلق نہیں اور میری پرستاروں اور عوام سے اپیل ہے کہ وہ کسی جھانسے میں نہ آئیں۔ اداکارہ میرا نے کہا کہ کراچی سے تعلق رکھنے والے ایس اے خان نامی کسی شخص نے

"فنکار زندہ باد" نامی تنظیم بنائی ہے اور مجھے اس کا سرپرست ظاہر کیا گیا ہے۔ خود ساختہ طور پر میرا نام اس تنظیم سے منسوب کیا جا رہا ہے کہ میں اس کی سرپرست ہوں۔ میں ایس اے خان نامی کسی شخص کو بالکل بھی نہیں جانتی اور میری پرستاروں اور عوام سے اپیل ہے کہ وہ میرے نام پر کسی جھانسے میں نہ آئیں۔

## انسان نے سوچا بھی نہیں ہوگا ایک وائرس پوری دنیا کے نظام کو تہس نہس کر کے رکھ دیگا' معمر رانا

لاہور (مسائل نیوز) نامور اداکار معمر رانا نے کہا ہے کہ انسان نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا کہ ایک وائرس پوری دنیا کے نظام کو تہس نہس کر کے رکھ دے گا، کورونا آسمان کی بلندیوں پر اڑتے جہازوں کو زمین پر لے آیا ہے اور سمندروں میں چلتے جہازوں کو کناروں پر لا کھڑا کیا۔